تقسیم فی سبیل اللہ

موسیقی

کی شرعی حیثیت

www.KitaboSunnat.com

ناشر

ادارہ تبلیغ اسلام، جام پور

0333-8556473

تالیف ابوبکر صدیق

نظر ثانی حافظ عتیق الرحمٰن علوی تقریظ حکیم محمد رفیق شاہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ کا مصرف: دینی لٹریچر کی اشاعت

نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فی سبیل اللہ....لفظ عام ہے اس لیے جس چیز پر عرفاً شرعاً اور لغۃً فی سبیل اللہ صادق آئے گا وہ بھی زکوٰۃ کا مصرف ہو سکتی ہے....رفاہِ عام کے لیے نشر مصاحف و کتب حدیث والتفسیر خالص دینی کتب کی نشر و اشاعت!۔(تعلیم الزکوٰۃ از نواب صدیق حسن رحمہ اللہ)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کسی بھی تبلیغی، تحریری یا تقریری مد میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز ہے۔ کیونکہ تبلیغی جدوجہد پر جہاد فی سبیل اللہ صادق آتا ہے۔(زکوٰۃ عشر اور صدقۃ الفطر کے فضائل:۱۰۷)

مولانا اقبال کیلانی، کتاب الزکوٰۃ صفحہ نمبر 71 پر لکھتے ہیں:

دین کی سربلندی، دین کی تیاری اور اشاعت دین کے جملہ کام مثلاً دینی مدارس کی تعمیر ان کی دیکھ بھال، دینی کتب کی اشاعت اور تقسیم وغیرہ بھی جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔

دور حاضر کے محقق مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب لکھتے ہیں:

مدارس دینیہ جہاں فقیر، مسکین اور غریب طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا کسی بھی تبلیغی تحریری یا تقریری مد میں زکوٰۃ کا صرف کرنا جائز ہے۔ کیوں کہ تبلیغی جد و جہد پر جہاد فی سبیل اللہ صادق آتا ہے۔(زکوٰۃ، عشر اور صدقۃ الفطر کے فضائل: صفحہ نمبر ۱۰۴ مطبوعہ دار السلام)

محمد ابوبکر محمد عثمان
ادارہ تبلیغ اسلام جام پور
0333-3274433
0313-6783283

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسیقی

کی شرعی حیثیت

تالیف

ابوبکر صدیق

نظر ثانی

حافظ عتیق الرحمٰن علوی

تقریظ

حکیم محمد رفیق شاہین

www.kitabosunnat.com

ناشر:

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

0333-8556473

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب: _____ موسیقی کی شرعی حیثیت

طبع اول: _____ مئی 2021ء

تعداد: _____ 2000

ناشر: _____ ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

ہدیہ: _____ تقسیم فی سبیل اللہ

بذریعہ ڈاک ملنے کا پتہ

مولانا محمد یسین راہی، مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور

0333-8556473

بالمشافہ حاصل کرنے کے لیے

1۔ جناب شیخ محمد نعیم صاحب 3/311 سٹریٹ نمبر 2 پورن نگر سیالکوٹ 0300-8618812 0300-8618811

2۔ جناب شیخ شکیل الیاس صاحب

شکیل ٹریڈرز کھجی گلی نمبر 1 میریٹ روڈ کراچی 0321-9272265

3۔ جناب حاجی محمد ارشد صاحب

236۔ فیز ون راہوالی کینٹ گوجرانوالہ 0300-9643643

4۔ شیخ منصور احمد صاحب

ہدا لک سیل سنٹر 54/5، رانا مارکیٹ، لاری اڈا لاہور 0300-8471194

5۔ جناب خلیل احمد ملک صاحب

73۔ احمد بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور 0333-4222678

المکتبۃ الرحمانیۃ

محمد ابوبکر، محمد عثمان خدام ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

0333-3274433

0316-6783288

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- مقدمہ ---- 5
- تقریظ ---- 7
- عرض مؤلف ---- 10
- موسیقی کی تعریف ---- 12
- اسلام اور موسیقی ---- 14
- قرآن اور موسیقی ---- 14
- احادیث اور موسیقی ---- 24
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور موسیقی ---- 35
  - ۱۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ---- 35
  - ۲۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ---- 36
  - ۳۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ ---- 37
  - ۴۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ---- 37
  - ۵۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ---- 38
  - ۶۔ سیّدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما ---- 38
  - ۷۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ---- 38
  - ۸۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ---- 39
- علمائے سلف اور موسیقی ---- 40
  - ۱۔ امام مالک رحمہ اللہ ---- 40
  - ۲۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ---- 40
  - ۳۔ امام شافعی رحمہ اللہ ---- 40

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ---------- 42
۵۔قاضی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ ---------- 42
۶۔ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ ---------- 42
۷۔عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ---------- 43
۸۔امام قاسم بن محمد رحمہ اللہ ---------- 43
۹۔امام مجاہد رحمہ اللہ ---------- 43
۱۰۔امام شعبی رحمہ اللہ ---------- 43
۱۱۔شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ---------- 44
۱۲۔امام ابن قیم رحمہ اللہ ---------- 44
۱۳۔حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ---------- 45
۱۴۔امام ابوالقاسم الدولقی رحمہ اللہ ---------- 45
۱۵۔امام بغوی رحمہ اللہ ---------- 46
۱۶۔قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ شاگرد رشید امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ---------- 46
۱۷۔شاہ ولی اللہ محدث دہلی رحمہ اللہ ---------- 47
۱۸۔امام جعفر صادق رحمہ اللہ ---------- 47
۱۹۔علامہ البانی رحمہ اللہ ---------- 47
۲۰۔امام قرطبی رحمہ اللہ ---------- 48
❀ بغیر میوزک کے ''غنا'' گانا جائز ہے ---------- 49
❀ قائلین موسیقی کے دلائل اور ان کے جوابات ---------- 51
❀ کیا قینۃ کا معنی ''پیشہ ور مغنیہ'' ہے؟ ---------- 54
❀ دُف کی وضاحت ---------- 61
❀ گانے بجانے کے خلاف ہمارا کیا ردعمل ہونا چاہیے؟ ---------- 67
❀ برائی سے نہ روکنے والوں کا انجام ---------- 67

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

دور حاضر میں شیطانی آلات کا سیلاب اُمڈ آیا ہے، موسیقی کو روح کی غذا سمجھا جا رہا ہے۔ نوجوان نسل موبائل اور دیگر آلات بے حیائی کے ذریعے اپنے کانوں سے زنا کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ گھروں، بازاروں، بسوں، کاروں، اور اداروں میں گانے، بجانے، موسیقی اور شیطانی آلات نے خوب رسائی حاصل کی ہے۔ جس کے سبب سے حیاء کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ معاشرہ تباہ ہو رہا ہے۔ اللہ کی ناراضی کو مول لے کر جہنم کا سامان تیار کیا جا رہا ہے۔ لوگ اس سے بہت غفلت کا شکار ہیں کہ جس جسم کو رب نے بنایا، اعضاء دیے، قوت سماعت دی، صحت وتوانائی عطا کی ان سب کے متعلق اللہ نے سوال کرنا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾

(بني اسرائيل: ٣٦)

”بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک کے متعلق سوال کیا جائے گا۔“

جس کے دل میں یہ فکر لاحق ہو جائے کہ میرا ایک خالق ہے میں اس کے حکموں کا پابند ہوں، یہ اعضاء اس کے عنایت کردہ ہیں، اس مالک نے مجھ سے سوال کرنا ہے تو وہ آلات موسیقی کا گرویدہ نہیں ہوتا بلکہ کانوں کی حفاظت کرتے ہوئے اگر ناگہانی طور پر کوئی آواز کانوں سے ٹکرائے تو اس پر بھی وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیتا ہے اور کانوں کی حفاظت کرتا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایسا ہی عمل کتب احادیث میں محفوظ ہے کہ انہوں نے ڈھول کی آواز سن کر انگلیاں کانوں میں لے لیں اور جب تک آواز سے دور نہیں ہوئے کانوں سے انگلیاں نہیں نکالیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۝﴾ (لقمان: ٦)

خلاصۂ آیت یہ ہے آلات موسیقی کو لہو الحدیث قرار دیا گیا ہے جس میں گانے بجانے کے آلات داخل ہیں جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر وغیرہ)

جو شخص اس کا گرویدہ ہے اس کے لیے رسوا کن عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

امتِ مسلمہ میں موسیقی کے نامور شیطانی جال، اور نوجوان نسل کی تباہی کے اسباب کی شدت، تباہ کاری، اور ہولناکی اور آخروی لحاظ سے انتہائی موجب سزا ہونے کے متعلق ہمارے تلمیذ رشید، ابو بکر صدیق حفظہ اللہ نے موسیقی کے متعلق یہ کتاب مرتب کی ہے جس میں قرآن وسنت اور اقوال صحابہ ومفسرین سے مزین اس کتاب میں موسیقی کی خوب مذمت بیان کی ہے جو معاشرے کی اصلاح کی اہم ضرورت ہے میں نے اس کتاب کو اول تا آخر پڑھا ہے، اور اسے عامۃ الناس اور خواص کے لیے خوب مفید پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح اور بھٹکے ہوئے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا دے اور متقین کے تقوے میں اضافے اور استقامت کا باعث بنائے۔ مؤلف کتاب، اس کے والدین، جملہ معاونین کا نجات کا ذریعہ بنا دے۔

المقدم

حافظ عتیق الرحمن علوی

مدرس دار العلوم المحمدیة

لوکو ورکشاپ لاہور

۲۸۔۵۔۲۰۱۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

((بسم اللّٰه والصلاة والسلام على محمد رسول اللّٰه الذي قال لا نَبِيَّ بعْدي .))

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ (المائدة: ٢)

''جس کا مفہوم ہے کہ نیکی، بھلائی، ہدایت وتقویٰ، پرہیز گاری اور فلاح و بہبود والے کاموں میں ایک دوسرے کی معاونت و مدد کرو۔''

خواہ یہ معاونت و مدد علمی، تحریری، تقریری وتبلیغی لحاظ سے ہو یا یہ معاونت مالی، جسمانی اور جانی اعتبار سے برائی وظلم کو روکنے والی ہو۔ اسی طرح فرمان الٰہی ہے کہ برائی، گناہ، ظلم و زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی معاونت و مدد مت کرو۔ بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرتے ہوئے دوسروں کو معروف (نیکی کے) کاموں کا حکم دو اور خود بھی اس پر عمل کرو اور منکرات سے روکتے ہوئے خود بھی پرہیز کرو اور بہترین نمونہ بن جاؤ۔

شیطان مختلف تلبیسات انداز وفکر میں انسان کی سوچ وفکر میں منکرات سے دلچسپی، محبت اور لذت پیدا کرتا ہے اور تا قیامت یہی کرتا رہے گا۔

معروف پر عمل کرنے سے بھلائی، محبت، ہدایت، عطاء وعنائیت اور عدل و انصاف کا چرچا وغلبہ ہوتا ہے اور اس کے برعکس منکرات وعدوان پر عمل کرنے سے ظلم ونفرت، برائی، خیانت وغصب پن اور بے انصافی کا غلبہ ہوتا ہے اور پھر مختلف قسم ونوعیت کی خفت وشدت کے مکانات عمل کے لحاظ سے فطری قوانین کے تحت انسان کے لیے مشکلات، امراض و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آفات اور عذاب وارد ہوتے رہتے ہیں۔

اہل علم اور علمائے حق اپنی استطاعت، علم و تجربہ سے حق و باطل، نیکی و برائی میں فرق کو واضح کرتے رہتے ہیں اور اپنے عمل سے خود بھی نمونہ بنتے ہیں۔ اسی طرح کی کاوش عزیزم محمد ابوبکر صدیق (بن محمد بلال ارشد رحمہ اللہ) نے کتاب ہذا تالیف کر کے کی ہے۔

عوام الناس کا اکثر جاہل طبقہ موسیقی کو روح کی غذا کہتا ہے یہ امر یاد رہے کہ غذا سے جسم و نفس اور روح کو نشو ونما اور ارتقاء ہوتا ہے اور حقیقت میں غذا سے ہی اخلاق و کردار بنتا ہے جسم کی غذا روشنی، ہوا اور ماکولات و مشروبات ہیں اور نفس کی غذا اس کی خواہشات (جنسی و دیگر لذاتِ نفسانی) کا پورا ہونا ہے اور روح کی غذا قرآن مجید کی تلاوت، ذکر الٰہی اور نماز و دعا کرنا ہے۔

حلال اور پاک صاف غذا سے جسمانی پرورش و نشو ونما اور ارتقاء اچھا ہوتا ہے، جسمانی قوتیں اور ارادے مضبوط اور سوچ و فکر کے دھار سے مثبت اور منفعیت بخش ہوتے ہیں۔ امانت، دیانت، صداقت اور شجاعت جیسے اقدارِ اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔

اس کے برعکس دھوکہ، فریب، غصب اور حرام طریقوں سے کمائی گئی غذا سے جسم تو شاید خوب فربہ و موٹا تازہ ہو لیکن خون اور اعضائے جسم کا طبعی مزاج خراب ہو جاتا ہے۔ جس سے سوچ و فکر میں منفیت اور فساد و تخریب جیسے جذبات و اخلاقیات پیدا ہوتے ہیں کیونکہ ایسی روزی کمانے کے لیے ایسے انسان کو کوئی نہ کوئی منفی حربہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔

نفسانی غذا یعنی خواہشات، لذات اور جذبات کو اگر مذہبی و دینی حدود کے اندر رہ کر جائز اور حلال طریقوں سے پورا کیا جائے تو انسان خود بھی اور معاشرہ بھی مثبت انداز میں ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے عروج کی منازل تک پہنچ جاتا ہے اور اس کے برعکس اگر نفسانی غذا کو دینی و اصولی حدود کی پروا کیے بغیر اپنی مرضی سے پورا کیا جائے تو انسان معاشرے میں بدنام اور ذلیل و خوار ہو جاتا ہے، اور معاشرے کی بھی اقدار پامال ہو کر معاشرہ بے حیائی کا گڑھ بن جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روح امر الٰہی ہے اور اس کی غذا ذکر الٰہی ہے۔ جس سے روح پرورش ونشونما پاتے ہوئے اعلیٰ مقام ومراتب تک عروج حاصل کر لیتی ہے۔ اس کے برعکس موسیقی جیسی غلیظ غذا لینے والی روح بھی اپنی غذا کی طرح غلیظ اور نجس ہو جاتی ہے اور پھر یہ روح نجاست وغلاظت کی طرف رجوع کرتی ہے۔

مؤلف نے قرآن مجید، احادیث مبارکہ، آثار صحابہ اور محدثین کے اقوال کی روشنی میں موسیقی کی حرمت کو بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی یہ کاوش قبول ومنظور فرمائے اور لوگوں کو موسیقی لہو ولعب وفحاشی سے بچائے، آمین۔

عزیزم محمد ابوبکر عالم اور فاضل درس نظامی ہیں۔ دنیاوی تعلیم میں ایف۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ مدینہ منورہ یونیورسٹی سعودی عربیہ میں مزید اعلیٰ دینی تعلیم کے لیے درخواست اور انٹرویو بھی دیا ہے۔ اپنے والد محترم محمد بلال ارشد کی طرح چھوٹی عمر میں دینی تعلیم سے شغف رہا ہے۔

الحمدللہ خوب کامیابی وترقی پائی ہے اور مزید کی جستجو ہے۔

ہمارے گاؤں موضع جھگیاں الفا نیوائیر پورٹ روڈ لاہور کینٹ میں اپنے والد کی وفات کے بعد امام وخطیب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیکی و بھلائی والی کاوشوں کو ترقی اور ان کے علم و عمل وزندگی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

دعا گو وخیر طلب

حکیم محمد رفیق شاہین

۱۸ء مئی ۲۰۱۵ء

۲۹ رجب ۱۴۳۶ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین أما بعد!

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (النور: ۱۹)

''اس میں شک نہیں کہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں فحاشی فروغ پائے ان کے لیے دنیا میں بھی تکلیف دہ عذاب ہے اور آخرت کے دن بھی اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

اللہ تعالیٰ نے انسان کی خیر و عافیت کے پیش نظر ہر اس چیز سے منع کر دیا جو اس کے لیے دنیوی یا اخروی اعتبار سے باعث نقصان ہو سکتی تھی پھر اس ممانعت کے ساتھ ساتھ ان ممنوعہ چیزوں میں ظاہری طور پر کشش اور لذت بھی پیدا کر دی تا کہ انسان کا امتحان لیا جا سکے کہ وہ احکام خداوندی پر کار بند رہتا ہے یا ممنوعہ چیزوں کی ظاہری کشش و لذت سے متاثر ہو کر اس کی نافرمانی کا مرتکب بنتا ہے۔

رقص و موسیقی اور ناچ گانے کی تاریخ بہت پرانی ہے ہر دور میں کسی نہ کسی صورت اس کا وجود ملتا ہے اکثر و بیشتر اسے لذت نفس اور روح کی غذا سمجھا جاتا رہا۔ بلکہ اکثر غیر مسلم ادیان میں اسے مذہبی حیثیت بھی حاصل ہے۔

اور اسلام جیسے صاف ستھرے دین میں بھی موسیقی و میوزک کو مذہبی حیثیت دینے کے لیے بعض علمائے سوء خانہ ساز دلائل کے ساتھ ایک ناکام اور مذموم کوشش کر رہے ہیں اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روح کی تسکین قرار دے رہے ہیں۔ خود بھی گمراہ ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں ایسے حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ رقص و موسیقی کے حوالے سے شرعی دلائل پیش کر کے قوم کی رہنمائی کر کے اس گمراہی سے بچایا جائے اور یہود و نصاریٰ کی طرف سے اس زبردست یلغار کا مقابلہ کیا جائے۔

اور یہ جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ بھی اس مغربی یلغار کے خاتمے کی ایک ادنی سی کاوش ہے اور اس کتاب کا حق یہ ہے کہ اسے ہر مسلمان پڑھے اپنے بیوی بچوں اور دوست و احباب کو پڑھائے تاکہ ہر مسلمان فحاشی و عریانی اور موسیقی جیسی لعنت سے محفوظ ہو اور صراط مستقیم پر چلنے کی کوشش کرے۔

اور آخر میں راقم اثیم بے حد شکر گزار ہے اپنے مشفق استاد عتیق الرحمٰن علوی صاحب حفظه الله ومتعنا الله بطول حياته کا جنہوں نے اپنی قیمتی مصروفیات کے باوجود اس کتاب کی نظر ثانی فرما کر بندۂ ناچیز کی حوصلہ افزائی فرمائی جزاه الله أحسن الجزا۔

اللہ تعالیٰ اس ادنی سی محنت و کوشش کو سب کے لیے نافع بنائے، خصوصاً میرے والد محترم بلال ارشد رحمہ اللہ کے لیے صدقۂ جاریہ اور بلندیٔ درجات کا سبب بنائے۔ آمین۔

العبد الحقير والفقير إلى الغني

ابوبکر صدیق بن محمد بلال ارشد

خطیب جامع مسجد مقدس اہلحدیث جھگیاں الفاء لاہور

0333-4569497

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسیقی کی تعریف

موسیقی یونانی زبان کا لفظ ہے جس کا اطلاق دو صورتوں پر ہوتا ہے۔

۱۔ ایسا گانا کہ جس کے ساتھ میوزک، ساز وغیرہ شامل ہو۔

۲۔ ایسا میوزک، ساز جو گانے کے بغیر ہو۔ عرف میں لفظ موسیقی سے یہی دو مفہوم مراد لیے جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے پتا چلتا ہے کہ موسیقی انسان کو بہکانے اور گمراہ کرنے کے لیے شیطان کے مہلک ترین ہتھیاروں میں سے ایک ہے۔ گویا موسیقی کا تعلق براہ راست شیطان سے ہے۔ شیطان جب سے انسان کو بہکانے میں مصروف ہے تب ہی سے انسانی تاریخ میں موسیقی کا کسی نہ کسی شکل میں وجود رہا ہے۔

ایک وقت تھا کہ موسیقی کو انتہائی ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا، گانے بجانے کی خرافاتِ باطل ناپید تو نہ تھیں لیکن سرِ عام اس لعنت کا کوئی وجود نہ تھا اس وقت کے امراء اور عیاش لوگ چوری چھپے رقص و موسیقی کی محفل لگانے کا بندوبست کرتے تھے اور عوام الناس اس بے غیرتی سے بہت ہی محفوظ تھے اور اب شیطان نے ایسے جال پھیلا دیے ہیں کہ جن سے موسیقی کا پھندہ ہر گلے میں ڈالنا آسان ہو گیا ہے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور جدید میڈیا سے موسیقی گانے بجانے اور اس کی محفلوں کا اہتمام کرنا بہت ہی آسان ہو گیا ہے۔ آج کا دور قربِ قیامت کا دور ہے جس میں امتِ محمدیہ کے لوگوں نے کبیرہ گناہوں کو سو (۱۰۰) فیصد حلال کر لیا ہے۔ قبر پرستی کو اللہ کا وسیلہ کہا جاتا ہے، سود کو Profit کہا جاتا ہے، عورتوں کی نا محرم مردوں کے ساتھ باتوں ملاقاتوں اور زنا کرنے کو روشن خیالی اور Love کہا جاتا ہے۔

وہ دور تھا کہ گانے بجانے والوں کو گویا ''میراثی'' ڈوم کا نام دے کر حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اب انہیں موسیقاروں کو گلوکار اور فنکار کا نام دے کر قوم کے ہیرو تصور کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح گانوں اور فلموں کو Entertainment کہا جاتا ہے۔ کافر اور مشرک تو جہنم کا ایندھن ٹھہرے۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں کا گھر ہو یا دفتر، ذاتی گاڑی ہو یا پبلک ٹرانسپورٹ، مسجد ہو یا محلہ کوئی بھی اس لعنت سے محفوظ نہیں ہے۔

یہ زہر مسلمانوں کے خون میں ایسے سرائیت کر چکا ہے کہ ان کو قرآن اور اللہ کے ذکر سے کوفت ہوتی ہے اور گانوں، فلموں، میوزک سے سکون ملتا ہے۔ بلکہ میوزک و موسیقی کو روح کو غذا سمجھا جاتا ہے۔

اور اس موجودہ صورتحال سے رسول اللہ ﷺ کی اس پیشین گوئی کی صداقت نظر آتی ہے کہ

((لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الحِرَّ وَالحَرِيْرَ وَالخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ.)) ❶

''میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم شراب اور سازوں (آلاتِ موسیقی) کو حلال کریں گے۔''

❶ بخاري، كتاب الأشربة، باب ما جاء فيمن يستحل الخمر: ٥٥٩٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور موسیقی

یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ موسیقی اور آلات موسیقی کو اختیار کرنے کا حکم نہ تو اللہ تعالیٰ نے دیا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے اور نہ ہی آپ ﷺ نے اسے روح کی غذا قرار دیا ہے اور نہ ہی آپ ﷺ کے صحابہ کرام نے اس کو صحیح سمجھا، رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے لیکن آپ ﷺ کی میراثِ مبارکہ سے کہیں بھی موسیقی ساز باجے کا ثبوت نہیں ملے گا اور کہیں بھی کسی صحابی سے یہ ثابت نہیں ہو سکے گا کہ انہوں نے محفل سماع برپا کی ہو اور ان کے فنکاروں کی حوصلہ افزائی کی ہو یا ڈھول طبلہ وغیرہ سے کوئی جشن منایا ہو۔

آیئے! ہم موسیقی کی حرمت کو قرآن مجید کی نظر میں دیکھتے ہیں:

قرآن اور موسیقی

پہلی آیت:

اللہ تعالیٰ سورۂ لقمان کے شروع میں پہلے اپنے ان نیک بندوں کا تذکرہ فرما رہے ہیں جن کے لیے قرآن مجید ہدایت اور حکمت ہے اور یہ وہ لوگ ہیں، جو نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور قرآن پر یقین رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی گارنٹی دے رہے ہیں کہ یہی لوگ ہدایت والے اور کامیاب ہیں اور ان کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان لوگوں کا تذکرہ فرماتے ہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۝﴾ (لقمان: ٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو غافل کرنے والی بات خریدتا ہے تاکہ بغیر علم کے اللہ کے راستے سے گمراہ کرے اور اسے مذاق بنائے یہی لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔''

اس آیت کریمہ میں لفظ (لهو الحديث) کا مطلب گانا بجانا اور آلات موسیقی وغیرہ ہیں، جیسا کہ اس کی وضاحت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کرتے ہیں۔

((الغناء والله الذي لا إله إلّا هو يردِّدُها ثلاث مرّاتٍ .)) ❶

اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس آیت میں (لهو الحديث) سے مراد گانا بجانا ہے یہ بات آپ نے تین مرتبہ دہرائی۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه .))

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور شیخین نے اسے تخریج نہیں کیا۔

اسی طرح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی إغاثة الهفان میں اسے صحیح کہا ہے۔(۲۵۸/۱)

مفسر قرآن سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

هو الغناءُ وأشباهُه کہ (لهو الحديث) سے مراد گانا بجانا اور اس کی مثل اشیاء ہیں، اس کی سند حسن ہے۔ ❷

اور سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بھی فرماتے ہیں کہ: (لهو الحديث) سے مراد گانا اور گانا سننا ہے۔ ❸

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی فرماتے ہیں کہ لہوالحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔ ❹

---

❶ ابن أبي شيبة: ٣٠٩/٦۔ تفسير ابن كثير: ٤٨٦/٣۔ ابن جرير طبري: ٦٢/٢۔ بيهقي: ٢٢٣/١٠.

❷ تفسير ابن جرير طبري: ٦١/٢١۔ ٦٢، بيهقي: ٢٢١/١٠۔ ابن أبي شيبة: ٣١٠/٦۔ الأدب المفرد: ٧٨٦.

❸ تفسير ابن كثير: ٤٨٦/٣۔ تفسير ابن جرير: ٦٢/٢١.

❹ تفسير القرطبي: ٥٢/١٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((هذا أعلى ما قيل في هذه الآية وحلفه على ذالك ابن مسعودٍ بالله الذي لا إله إلا هو ثلاث مراتٍ أنه الغناء .)) ❶

یہ سب سے اعلیٰ قول ہے جو اس آیت کے بارے میں کہا گیا ہے اس پر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ قسم کھائی ہے کہ اس سے مراد گانا بجانا ہے۔

علامہ ابن منظور رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((جآء في التفسير انَّ لهوالحديث هنا الغناء .)) ❷

لهوا الحديث کی تفسیر میں یہاں گانا بجانا مراد ہے۔

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں:

((عطف بذكر حال الاشقياء الذين أعرضوا عن الانتفاع بسماع كلام اللّٰه وأقبلوا على استماع المزامير والغناء بالألحان وآلات الطرب كما قال ابن مسعود .)) ❸

اللہ تعالیٰ نے ہدایت پانے والوں کے بعد ان بدبخت لوگوں کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے قرآن مجید سے فائدہ اٹھانے کی بجائے مزامیر گانے بجانے اور آلاتِ موسیقی پر توجہ دی جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد گانا بجانا ہے۔

اسی طرح امام ابواسحاق فرماتے ہیں:

((أكثر ما جاء في التفسير أن لهوا الحديث هنا هو الغناء لأنَّهُ يلهي عن ذكر اللّٰه .)) ❹

(لهو الحديث) کی تفسیر میں اکثر کا قول یہی ہے کہ اس سے مراد گانا بجانا ہے، کیونکہ وہ اللہ کے ذکر سے غافل کر دیتا ہے۔

---

❶ التفسير قرطبي: ١٤/ ٥٣.
❷ لسان العرب: ٢٠/ ١٢٦_١٢٧.
❸ تفسير ابن كثير: ٣/ ٥٨٣.
❹ إغاثة اللهفان: ١/ ٢٥٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور علامہ زمخشری رحمہ اللہ نے بھی (لهو الحديث) سے مراد گانا اور موسیقی ہی لیا ہے۔ ❶

اور امام مکحول رحمہ اللہ (لهو الحديث) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "الجواري الضاربات" ❷ اس سے مراد گانے بجانے والی لونڈیاں ہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((قالت الفقهاء، الغناء حرام بهذه الآية لكونه لهو الحديث وبما ذكرنا من الأحاديث.)) ❸

فقہاء نے اسی آیت اور احادیث کی بنا پر جنہیں ہم نے ذکر کیا ہے غناء کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ غنا (لهو الحديث) ہے۔

امام مجاہد رحمہ اللہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ (لهو الحديث) سے مراد غناء (گانا بجانا) ہے۔ ❹

اور عکرمہ رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں (لهو الحديث) سے مراد غنا ہے۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((أنزلت هذه الآية: في الغناء والمزامير.)) ❺

یہ آیت گانے اور آلات موسیقی (کی مذمت میں) نازل ہوئی ہے۔

سید معین الدین الحسینی رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں کہ: لہوالحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔ ❻

اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں ایک حدیث بھی نقل کی ہے:

((عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِي هٰذَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ

---

❶ الكشاف: ٣/ ٤٩٠.
❷ الدرالمنثور: ٦/ ١٥٦ـ ١٦٠.
❸ تفسير مظهري: ٧/ ٤٤٨.
❹ تفسير الطبري: ٢٠/ ١٢٨.
❺ ابن كثير: ٦/ ٣٣١.
❻ جامع البيان: ٢/ ١٥١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ .)) (ترمذي) ❶

''سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مغنیات کی خرید وفروخت مت کرو اور نہ ان کو (موسیقی کی) تعلیم دو، ان کی تجارت میں خیر نہیں ہے ان کی قیمت لینا حرام ہے اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾۔''

یہ روایت تو ضعیف ہے لیکن وہ تفاسیر واقوال راجح ہیں۔ جنہیں صحابہ کرام نے اختیار کیا ہے۔ جن کے زمانے میں قرآن مجید نازل ہوا۔ جو قرآن مجید کے اولین مخاطب ہیں اسی طرح اکثر تابعین اور مفسرین کی آراء بھی ان کی تائید کرتی ہیں۔

اسی لیے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وفي الجملة من عدل عن مذهب الصحابة والتابعين و تفسيرهم الى ما يخالف ذالك كان مخطئًا في ذالك بل مبتدعاً وإن كان مجتهداً مغفورًا له خطؤه .)) ❷

''خلاصۂ بات یہ ہے کہ جو صحابہ کرام اور تابعین کے مسلک اور ان کی تفسیر کی مخالفت کرتا ہے پس وہ خطا پر ہے بلکہ وہ بدعتی ہے اور اگر وہ مجتہد ہے تو اس کی خطا معاف ہے۔''

دوسری آیت:

موسیقی کی قباحت کو بیان کرتے ہوئے علمائے اسلام نے مندرجہ ذیل آیت سے بھی استدلال کیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ

❶ مسند أحمد: ٥/ ٢٥٧ ـ مسند الحميدي: ٢/ ٤٠٥.

❷ مقدمه في أصول التفسير: ١/ ٢٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَ الْأَوْلَادِ وَ عِدْهُمْ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا﴾ (بني إسرائيل: ٦٤)

''اور ان میں سے جن پر تیرا بس چلے ان کو اپنی آواز سے گمراہ کر لے ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لے، مال اور اولاد میں ان کا شریک ہو جا اور ان سے وعدہ کر لے اور شیطان ان سے صرف دھوکے کا ہی وعدہ کرتا ہے۔''

اس آیت میں شیطانی آواز سے مراد موسیقی، آلات طرب گانے بجانے رقص وغیرے کی محافل میں فحش گوئی اور ہر وہ آواز ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف دعوت دیتی ہو۔

امام مجاہد اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

((هو الغناء والمزامير.)) ❶

(بِصَوْتِكَ) اس سے مراد گانا اور مزامیر ہے۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((في الآية ما يدلُّ على تحريم المزامير والغناء واللهو.)) ❷

اس آیت میں مزامیر، غنا اور لہو کے حرام ہونے کی دلیل ہے۔

اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اس آیت کی تفسیر میں مزامیر اور کھیل تماشا ہی مراد لیا ہے۔ ❸

امام ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((صوت المزمار.)) ❹

''﴿بِصَوْتِكَ﴾ سے مراد) بانسری وغیرہ کی آواز ہے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں:

((قيل: هو الغناء.)) ❺

❶ تفسير ابن كثير: ٣/٥٦۔ المنتقى النفيس: ٣٠٤.
❷ الجامع الأحكام القرآن: ١٠/٢٩٠.
❸ ايضاً: ١٠/٢٨٨.
❹ تفسير القرطبي: ١٠/٢٨٨.
❺ تفسير ابن كثير: ٥/٩٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''﴿بِصَوْتِكَ﴾ کے بارے غنا (گانا) مراد لیا گیا ہے۔''

امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فقال بعضهم صوت الغناء واللهو .)) ❶

بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت سے مراد کھیل تماشا اور گانے بجانے کی آواز ہے۔

تیسری آیت:

مفسرین کرام نے حرمت موسیقی پر اس آیت سے بھی استدلال کیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ وَأَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝﴾ (النجم: ٥٩۔ ٦١)

''کیا تم اس کلام پر تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو روتے نہیں ہو اور تم ساہد ہو؟''

اس آیت کریمہ میں قرآن مجید کے سماع پر ہنسنے اور کھیلنے والوں کا ذکر ہوا ہے اور اس آیت میں ﴿وَأَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ﴾ کی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((هو الغناء بالحميريَّة، أسمَدَلنا تغنَّ لنا .)) ❷

حمیری قبیلے کی لغت میں سَمَدْ سے مراد گانا ہے جب کوئی شخص گانا گائے تو کہتے ہیں: اَسْمَدَلنا۔

www.kitabosunnat.com

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وهو الغناء يقول أهلُ اليَمَن سَمَدَ فلانٌ إذا غنّى .)) ❸

اس سے مراد گانا ہے جب کوئی شخص گائے تو اہل یمن کہتے ہیں سَمَدَ فُلانٌ۔

اسی طرح علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علمائے کرام نے اس آیت کو بھی موسیقی کی ممانعت پر پیش کیا ہے۔ ❹

---

❶ تفسير الطبري: ١٧/ ٤٩٠.

❷ بيهقي: ١٠/ ٢٢٣۔ ابن جرير طبري: ٢٧/ ٨٢.

❸ المنتقى النفيس، ص: ٣٠٤.

❹ جامع الأحكام: ١٧/ ١٢٣، ١٤/ ٥١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن العربی فرماتے ہیں:

((يقال للقينة أسمدينا أي ألهينا بالغناء .)) ❶

''گانے والی کو کہا جاتا ہے أسمدینا یعنی ہمیں گانے کے ساتھ غافل کر دے۔''

اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مزید اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

((كانوا إذا سمعوا القرآن تغنَّوْا ولعبوا .)) ❷

''(کفار مکہ) جب قرآن مجید کو سنتے تو گانے گاتے اور کھیل تماشے کرتے۔''

عکرمہ رحمہ اللہ بھی (السامدون) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

((السامدون "أي" يغنون بالحميرية .)) ❸

''حمیری لغت سے سامدون سے مراد گانے والے ہیں۔''

اور صاحب ایسر التفاسیر اس آیت کی شرح میں لکھتے ہیں:

((كراهية الغناء واللهو واللعب .)) (٤/ ١٦٩)

اس آیت سے گانے بجانے اور کھیل تماشے کی کراہت ثابت ہوتی ہے۔

چوتھی آیت:

اللہ تعالیٰ عباد الرحمٰن کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ایک وصف یہ بھی بیان کرتے ہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۝﴾

(الفرقان: ٧٢)

''اور وہ لوگ جو کسی جھوٹی بات پر حاضر نہیں ہوتے اور جب وہ کسی لغو (فضول) پر گزرتے ہیں تو وقار سے گزر جاتے ہیں۔''

امام مجاہد رحمہ اللہ ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

---

❶ تفسير القرطبي: ١٧/ ١٢٣.
❷ تفسير الطبري: ٢٢/ ٥٥٩.
❸ الطبري: ٢٢/ ٥٦٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لا يسمعون الغناء .)) ❶

''کہ وہ (عبادالرحمٰن) گانے وغیرہ نہیں سنتے۔''

محمد بن حنیفہ رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

((''أي'' لا يشهدون اللهو والغناء .)) ❷

''یعنی وہ (عبادالرحمٰن) کھیل تماشے اور گانے بجانے کو حاضر نہیں ہوتے۔''

ابوجعفر رحمہ اللہ ﴿وَالزُّورَ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((ويدخل فيه الغناء .)) ❸

''اس سے مراد گانا بجانا بھی ہے۔''

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((الغناء ما ينتهى سماعه إلي التحريم .)) ❹

اس سے مراد گانا بجانا ہے جس کا سننا حرام ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے اس آیت کے تحت عمر بن منکدر رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے:

((أين الذين يُنَزِّهُون أنفسهم عن سِماعِ اللهوِ وَ مَزَامِيرِ الشيطان أَدخِلُوا هُمْ رِيَاضَ المِسكِ .)) ❺

''وہ لوگ کہاں ہیں کہ جو اپنے نفسوں کو کھیل تماشے اور شیطانی باجوں سے پاک وصاف رکھتے تھے ان کو کستوری کے باغ میں داخل کر دو۔''

امام طبری رحمہ اللہ اس آیت کے تحت مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

((فأولى الأقوال بالصواب في تأويله أن يقال: والذين لا

---

❶ تفسير الطبري: ١٩/ ٣١٣.
❷ تفسير البغوي: ٦/ ٩٨.
❸ الطبري: ١٩/ ٣١٤.
❹ تفسير القرطبي: ١٣/ ٨٠.
❺ القرآن العظيم، للطبراني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يشهدون شيئاً من الباطل لا شركاً ولا غناء ولا كذبًا ولا غيره.)) ❶

اس آیت کی تفسیر میں یہ سب سے اعلیٰ قول ہے کہ یہ کہا جائے کہ وہ باطل چیزوں میں کسی کو بھی جائز نہیں ہوتے نہ شرک کو نہ گانے بجانے کو نہ ہی جھوٹ اور اس کے علاوہ کو۔

لہٰذا جب ثابت ہو گیا کہ ''زور'' سے مراد گانا بجانا بھی ہے تو عباد الرحمٰن کے لیے لائق نہیں ہے کہ وہ موسیقی و میوزک کی محفلوں کی زینت بنیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ موسیقی کی محفلیں عباد الرحمٰن کی نہیں بلکہ عباد الشیطان کی ہوتی ہیں۔

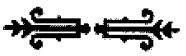

❶ الطبري: ١٩/ ٣١٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیث اور موسیقی

قرآن مجید کی مذکورہ آیات اُربعہ سے معلوم ہوا کہ گانا بجانا اور آلاتِ موسیقی حرام اور شیطانی آوازیں ہیں۔ ان سے اجتناب لازم ہے اس کے بارے میں بہت سی احادیث بھی موجود ہیں۔ جن کے بارے میں حافظ ابن حزم رحمہ اللہ اور امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''ان کی تعداد دس (۱۰) سے زائد ہے جو شخص ان احادیث کے بارے میں علم رکھتا ہے وہ اس بات سے اچھی طرح واقف ہوگا کہ ان ساری احادیث میں جو مشترکہ بات بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ موسیقی حرام ہے۔''

اب آپ حرمت موسیقی سے متعلقہ صحیح احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی حدیث:

سیّدنا ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَكُوْنَنَّ فِيْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الحِرَ وَالحَرِيْرَ وَالخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَّهُمْ يَأْتِيْهِمْ يَعْنِي الفَقِيْرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوا ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتَهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ العَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ إِلٰى يَوْمِ القِيَامَةِ.)) ❶

''میری امت میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم شراب اور باجے کو حلال ٹھہرائیں گے اور چند لوگ ایک پہاڑ کی جانب اتریں گے ان کا چرواہا شام

❶ بخاري، كتاب الأشربة: ٥٥٩٠۔ مع فتح الباري: ٥١/١٠۔ تغليق التعليق: ١٧/٥۔ مسند الشاميين: ٣٣٤/١ (٥٨٨)۔ معجم الكبير: ٣٤٧١۔ بيهقي: ٢٢١/١٠۔ أبو داؤد: ٤٠٣٩۔ تهذيب السنن: ٢٧١/٥۔ تاريخ كبير: ٣٠٤/١۔ ٣٠٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ان کے جانور لے کر ان کے پاس آئے گا، اس سے کہیں گے کہ ہمارے پاس کل آنا، اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ان کو تباہ کر دے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو بندر اور سور بنا دے گا اور وہ قیامت تک اسی طرح رہیں گے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیقی وغیرہ کو حلال سمجھنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوگا، حدیث میں بندر اور سور کا تذکرہ کیا گیا ہے کیونکہ بندر حرص میں اور سور بے حیائی میں ضرب المثل ہے یعنی مذکورہ صفات کے حامل لوگوں شہوت پرست حریص اور لالچی ہوں گے اور بے حیائی و بے غیرتی میں سور کی مثل ہوں گے۔

دوسری حدیث:

یہ حدیث دوسری سند سے ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُعْزَفُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ.)) ❶

البتہ ضرور میری امت کے لوگ شراب پئیں گے اس کا نام بدل دے دیں گے۔ (جیسے شیشہ و پسی اور دارو وغیرہ) ان کے سروں پر گلوکارائیں اور آلاتِ موسیقی بجائے جائیں گے، اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض افراد کو بندر اور سور بنا دے گا۔

تیسری حدیث:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى أُمَّتِي الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْمِزْرَ وَالْكُوبَةَ وَالْقِنِّينَ وَزَادَنِي صَلَاةَ الْوِتْرِ.)) ❷

❶ ابن ماجه: ٤٠٢٠۔ بيهقي: ٨/٢٩٥، ١٠/٢٢١۔ طبراني الكبير: ٣٤١٩۔ مسند أحمد: ٥/٣٤٢۔ ابن ابي شيبة: ٨/١٠٧.

❷ أبو داؤد: ٣٦٨٥۔ بيهقي: ١٠/٢٢١، ٢٢٢۔ مسند أحمد: ٢/١٦٥، ١٧١، ١٧٢، ١٥٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب، جوا، گیہوا کی نبیذ، طبلہ اور سارنگی کو حرام کیا ہے اور نماز وتر مجھے زائد عطا کی ہے۔"

چوتھی حدیث:

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ أَوْ حَرَّمَ الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْكُوبَةُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.)) ❶

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حرام کیا ہے یا (فرمایا) کہ شراب جوا اور کوبہ (ڈھول) کو حرام کیا گیا ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔"

علامہ خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((الكوبة يفسّر بالطبل ويقال: هو النرد ويدخل في معناه كل وتر ومزمار ونحوذالك من الملاهي والغناء.)) ❷

"الکوبة کی تفسیر طبل (ڈھول) سے کی گئی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد نرد ہے اور اس کے مفہوم میں ہر تار والے اور غیر تار والے باجے، آلاتِ موسیقی اور گانے بجانے شامل ہیں۔"

پانچویں حدیث:

جیسا کہ سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی اس روایت سے وضاحت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ رَبِّي حَرَّمَ عَلَيَّ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ وَالْقِنِّينَ، وَالْكُوبَةُ الطَّبْلُ.)) ❸

---

❶ أبو داؤد: ٣٦٩٢۔ بيهقي: ٢٢١/١٠۔ دارقطني: ٧/٣۔ طبراني كبير: ١٠٢،١٠١/١٢۔ مسند أحمد: ٢٨٩/١، ٢٧٤.

❷ معالم السنن: ٢٦٩/٥.

❸ بيهقي: ٢٢٢/١٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھ پر (اور میری امت پر) شراب، جوا اور سارنگی کو حرام کیا ہے، اور "الکوبة" طبل (ڈھول) ہے۔''

چھٹی حدیث:

اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الخَمْرَ وَالمَيْسِرَ وَالكُوبَةَ وَهُوَ الطَّبْلُ وقال: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر شراب اور جوا اور کوبہ کو حرام کیا ہے اور الکوبة طبل (ڈھول) ہے اور فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

گویا سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ دونوں کی روایت میں الکوبة کی تعبیر راوی نے طبل (ڈھول) کی ہے۔

اور اہل لغت نے بھی "الکوبة" کی وضاحت طبل نرد اور شطرنج وغیرہ کی ہے۔ ❷

اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وأكره الطبل وهو المنكر وهو الكوبة التي نهى عنه رسول الله ﷺ.)) ❸

''میں طبل کو ناپسند جانتا ہوں اور وہ منکر عمل ہے اور وہ کوبہ ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے۔''

ساتویں حدیث:

نافع بیان کرتے ہیں کہ

((سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ مِزْمَارًا قَالَ: فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلٰى أُذُنَيْهِ وَنَأَى عَنِ الطَّرِيْقِ وَقَالَ لِي: يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قال: فَقُلْتُ: لَا

❶ بيهقي: ٢٢١ـ مختصر البزار: ٦٢٢/١.
❷ لسان العرب: ٢٢٥/٢.
❸ المغني: ٤٣٤/٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ مِثْلَ هَذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا.)) ❶

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بانسری کی آواز سنی تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ دیں اور راستے سے ہٹ گئے اور کہنے لگے: اے نافع! کیا تو کوئی آواز سن رہا ہے؟ میں نے کہا: نہیں تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے اٹھالیں اور فرمایا: میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ نے اس طرح کی آواز سنی تو آپ نے بھی اسی طرح کیا۔''

آٹھویں حدیث:

سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَتٰى ذَاكَ؟ قَالَ: إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ.)) ❷

''میری امت میں پتھروں کی بارش، شکلیں مسخ اور زمین میں دھنسنے کے واقعات رونما ہوں گے، تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا کب ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب باجوں اور گانے والی عورتوں کا عام رواج ہو جائے گا اور کثرت سے شرابیں پی جائیں گی۔''

نویں حدیث:

سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا نُهِيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ فَاجِرَيْنِ، صَوْتٌ مِزْمَارٍ عِنْدَ نِعْمَةٍ

❶ أبو داؤد: ٤٩٢٥۔ بيهقي: ١٠/٢٣۔ مسند أحمد: ٢/٢٨٠٨۔ المنتقى النفيس، ص: ٣٠٤۔ طبراني صغير: ١/١٣۔ حلية الأولياء: ٦/١٢٩.

❷ ترمذي، كتاب الفتن، باب ما جاء في علامة حلول المسخ والخسف: ٢٢١٢۔ ذم الملاهي لابن أبي الدنيا: ١/٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِزْمَارُ شَيْطَانٍ وَلَعِبٍ وَصَوْتٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ .)) ❶

''مجھے دو بدترین آوازوں سے روکا گیا ہے (ایک) خوشی کے وقت بانسری (موسیقی) شیطانی باجے اور کھیل (اور دوسری) مصیبت کے وقت رونے کی آواز (یعنی نوحہ وغیرہ کرنا۔''

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں رقم طراز ہیں:

((هذا الحديث من أجود ما يحتجّ به على تحريم الغناء كما في اللفظ المشهور عن جابر بن عبدالله صوت عند نعمةٍ لهو ولعب ومزامير الشيطان فنهى عن الصوت الذي يفعل عند نعمةٍ كما نهى عن الصوت الذي يفعل عند المصيبة والصوت الذي عند نعمة هو صوت الغناء .)) ❷

''موسیقی کی حرمت پر یہ حدیث بہترین دلیل ہے جیسا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی مشہور الفاظ یہ ہیں ایک وہ آواز ملعون ہے جو خوشی کے موقع پر لہو ولعب اور شیطانی باجوں کی ہوتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کے موقع پر ایسی آواز سے منع کیا ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت نوحہ سے منع کیا ہے خوشی کے موقع پر آواز سے مراد گانے بجانے کی ہی آواز ہے۔''

دسویں حدیث:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ .)) ❸

''بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور گلوکارہ کی کمائی سے منع کیا ہے۔''

---

❶ ترمذي: ١٠٠٥ـ شرح السنه: ٤٣١/٥ـ مسند الطيالسي: ١٦٨٣ـ حاكم: ٤٠/٤ـ الأربعين للآجري: ١١٧.

❷ الإستقامة: ٢٩٣/١.

❸ شرح السنة: ٢٣/٨ (٢٠٣٨)ـ بيهقي: ١٢٦/٦ـ غريب الحديث لأبي عبيد: ٣٤١/١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیارہویں حدیث:

سیّدنا قیس بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَرَّمَ عَلَيَّ الْخَمْرَ وَالْكُوبَةَ وَالْقِنِّيْنَ .)) ❶

''میرے رب تبارک وتعالیٰ نے مجھ پر شراب، جوا، کوبہ (ڈھول) حرام کیا ہے۔''

بارہویں حدیث:

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ .)) ❷

''دنیا اور آخرت میں دو آوازیں ملعون ہیں ان میں ایک تو خوشی کے موقع پر موسیقی کی آواز اور دوسری مصیبت کے موقع پر رونے (نوحہ گری) کی آواز۔''

تیرہویں حدیث:

اس حدیث کی تائید سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنِّي لَمْ أُنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ وَلٰكِنِّي نُهِيتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ: صَوْتٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ لَهْوٍ وَلَعِبٍ وَمَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ وَصَوْتٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ لَطْمِ وُجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ .)) ❸

''بے شک مجھے رونے سے نہیں روکا گیا البتہ مجھے دو احمقانہ فاجرانہ آوازوں سے روکا گیا ہے، ایک خوشی کے موقع پر کھیل تماشا اور شیطانی باجوں کی آواز اور

---

❶ بيهقي: ١٠/ ٢٢٢۔ طبراني كبير: ١٣/ ١٥۔ مصنف ابن أبي شيبة: ٨/ ٨٧۔ مسند أحمد: ٣/ ٣٢٢.

❷ مسند البزار: ١/ ٣٧٧ (٧٩٥).

❸ السلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢/ ٧٩٠، ٤٦٧۔ مستدرك حاكم: ٤٠/ ٤٠۔ ابن أبي شيبة: ٣/ ٣٩٣۔ شرح السنة: ٥/ ٤٣٠، ٤٣١۔ شعب الإيمان: ٧/ ٢٤١/ ١٠٧٣، ١٠٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری مصیبت کے وقت چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنے اور شیطانی رونے کی آواز سے۔"

چودھویں حدیث:

سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَبِيتُ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى طُعْمٍ وَشُرْبٍ وَلَهْوٍ وَّلَعِبٍ فَيُصْبِحُوْنَ قَدْ مُسِخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ..... بِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَلُبْسِهِمُ الْحَرِيْرَ وَاتِّخَاذِهِمُ الْقَيْنَاتِ الرَّحِمَ.)) ❶

"میری امت کا ایک گروہ شراب و کباب کھیل تماشے (میوزیکل شو کلب وغیرہ) میں رات گزارے گا پھر وہ صبح کریں گے تو وہ بندر اور خنازیر بن چکے ہوں گے یہ عذاب ان پر اس لیے ہوگا کہ وہ شراب پیتے ریشم پہنتے اور گانے بجانے والی عورتوں کا اہتمام کرتے تھے۔"

پندرہویں حدیث:

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا اسْتَحَلَّتْ أُمَّتِيْ سِتًّا فَعَلَيْهِمِ الدَّمَارُ إِذَا ظَهَرَ فِيْهِمُ التَّلَاعُنُ وَشَرِبُوا الْخُمُوْرَ وَلَبِسُوا الْحَرِيْرَ وَاتَّخَذُوا الْقِيَانَ وَاكْتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ.)) ❷

"میری امت جب چھ چیزوں کو حلال ٹھہرا لے گی تو وہ برباد ہو جائے گی جب وہ آپس میں لعن طعن کریں گے، شرابیں پئیں گے، ریشم پہنیں گے، گانے بجانے والیوں کا اہتمام کریں گے مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے

❶ السلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٦٠٤۔ مستدرك حاكم: ٤/٥١٥۔ شعب الإيمان: ٥/١٦۔ مسند أحمد: ٥/٣٣٩۔ الترغيب والترهيب: ١/٤٩٨۔ مسند الطيالسي: ١١٣٧/١٥٥.

❷ المعجم الأوسط طبراني: ١/٥٩/ ١٠٦٠۔ شعب الإيمان: ٥/٣٧٧، ٣٧٨۔ ذم الملاهي: ٢/١، ٣/١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ بے حیائی کریں گی۔"

سولہویں حدیث:

سیّدنا غازی بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيَمْسَخَنَّ قَوْمٌ وَهُمْ عَلَى أَرِيكَتِهِمْ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ لِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَضَرْبِهِمْ بِالْبَرَاطِ وَالْقِيَانِ.)) ❶

لوگ اپنے بستروں پر ہوں گے ان کے چہرے مسخ ہو جائیں گے انہیں بندروں اور خنزیروں کی شکل میں بدل دیا جائے گا اس عذاب کا سبب ان کا شراب پینا اور گاجے باجے بجانا ہوگا۔

سترہویں حدیث:

سیّدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَنَّ إِمْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يا عائشة أَتَعْرِفِيْنَ هٰذِهِ قَالَتْ لَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَقَالَ هٰذِهِ قَيْنَةُ بَنِيْ فُلَانٍ تُحِبِّيْنَ أَنْ تُغَنِّيَكِ قَالَتْ: نَعَمْ فَأَعْطَاهَا طَبَقًا فَغَنَّتْهَا فقال النبيُّ ﷺ: قَدْ نَفَخَ الشَّيْطَانُ فِيْ مَنْخَرِيهَا.)) ❷

"ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے عائشہ! کیا آپ جانتی ہیں (یہ کون ہے)؟ عرض کیا نہیں اے اللہ کے نبی! تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں قبیلے کی قینہ (گانے والی) ہے کیا تم کچھ سننا پسند کرو گی؟ عرض کیا جی ہاں! تو آپ ﷺ نے اسے ایک تھال دیا پس اس نے گیت (وغیرہ) گایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان نے اس کے ناک میں پھونک دیا ہے۔"

---

❶ تاريخ دمشق ابن عساكر: ٥٨٢/١٢ـ ذمّ الملاهي: ٢/٢ـ حسن لغيره.

❷ مسند أحمد: ٤٤٩/٣ـ مجمع الزوائد: ١٣٠/٨ـ إسناده صحيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ممکن ہے اس مغنیہ ''گانے والی'' نے اس سے پہلے کوئی جنگی شعر گایا ہوگا تو آپ ﷺ نے اس لیے اسے کہا کہ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو گیت سنائے اور مدینے والوں کے تو سارے لوگوں کو پتا تھا کہ آپ ﷺ فحاشی والے گیت پسند نہیں فرماتے تو وہ گانے والی کیسے آپ کے سامنے اس طرح کے گیت گانے کی جرأت کر سکتی تھی تو اس کے باوجود آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان نے اس گانے والی کے ناک میں بُرے اثرات کی پھونک ماردی ہے)۔

اٹھارہویں حدیث:

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِيَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَ شِعْرًا.)) [1]

''ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرج مقام پر جا رہے تھے تو اچانک ایک گانے والا شعر گاتا ہوا ظاہر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شیطان کو پکڑو فرمایا کہ اس شیطان کو (اس کام سے) روکو، اگر کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ (دماغ) شعروں سے بھرا ہو۔''

انیسویں حدیث:

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ فَقِيلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَبَرَّ صَدِيقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ وَلُبِسَ

[1] مسلم، كتاب الشعر: ٢٢٥٩.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الْحَرِيرُ وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا.)) ❶

''جب میری امت پندرہ (برے) کام کرنے لگے گی تو ان پر آزمائش ٹوٹ پڑے گی پوچھا گیا کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون سے کام ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب مالِ غنیمت مستحق لوگوں کو نہیں ملے گا اور امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے گا اور مرد بس اپنی بیوی کی بات مانے گا اور اپنی والدہ کی نافرمانی کرے گا اور اپنے دوست سے نیکی کرے گا اور والد کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آئے گا اور مساجد میں آوازیں بلند ہو جائیں گی (مساجد کا احترام نہ ہوگا) اور لوگوں میں سے ذلیل قسم کا آدمی ان کا لیڈر ہوگا اور کسی کی شر سے بچنے کے لیے اس کی عزت کی جائے گی شراب پی جائے گی اور ریشم پہنا جائے گا گلوکاراؤں اور ساز باجے (موسیقی) کو اپنایا جائے گا اور اس امن کے بعد میں آنے والے پہلے گزرنے والوں پر طعن و تشنیع کریں گے تو اس وقت (میری امت) سرخ ہواؤں یا دھنسایا جانے یا شکلوں کے مسخ ہونے کا انتظار کرے۔''

بیسویں حدیث:

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ وَعَنْ شَرَائِهِنَّ وَعَنْ كَسْبِهِنَّ وَعَنْ أَكْلِ أَثْمَانِهِنَّ.)) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے گانے والیوں کو فروخت کرنے ان کے خریدنے ان کی کمائی اور ان کے بیچنے کی رقم کھانے سے منع کیا ہے۔''

---

❶ جامع الترمذي، كتاب الفتن، باب ما جاء في علامة حلول المسخ والخسف: ٢٢١٠۔ حسن لغيره.

❷ ابن ماجه، أبواب التجارات، باب مالا يحل بيعه: ٢١٦٨، حسن لغيره، مسند أحمد: ٥/٢٥٧۔ السلسلة الصحيحة: ٢٩٢٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور موسیقی

ا۔ سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا.)) [1]

''رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اس موقع پر دو (انصاری) بچیاں جنگ بعاث کے گیت گا رہی تھیں تو آپ ﷺ آ کر لیٹ گئے اور اپنا رخ (مبارک) دوسری طرف کر لیا (اسی دوران) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے (گانے والیوں کو دیکھ کر) مجھے ڈانٹا اور فرمانے لگے کہ کیا شیطانی ساز باجے رسول اللہ ﷺ کے پاس؟ تو رسول اللہ ﷺ متوجہ ہوئے اور فرمایا: ان کو چھوڑ دو پھر جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دوسرے کام میں مصروف ہو گئے تو میں نے ان دونوں کو اشارہ کر دیا تو وہ بھاگ گئیں۔''

تو آپ ذرا غور کریں کہ سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گانے وغیرہ سے کتنی نفرت تھی آپ نے تو عید کے موقع پر چھوٹی بچیوں کے جنگ بعاث کے شعر پڑھنا بھی پسند نہیں کیے، تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ فحاشی عریانی اور موسیقی سے بھرپور گانے پسند کرتے ہوں؟

---

[1] صحيح البخاري، كتاب العيدين، باب الحراب والدرق يوم العيد: ٩٤٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

((أَنَّ عمر بن الخطاب كان يعسّ بالمدينة من الليل فَسَمِعَ صوت رجُلٍ في بيتٍ يتغنَّى فتسوّر عليه فقال: يا عدوَّ الله أظننت أنَّ الله يسترك وأنت في معصيته فقال وأنت يا أمير المؤمنين لا تعجل عليَّ إن اَلن عصيت الله واحدةً فقد عصيت الله في ثلاثٍ قال (ولا تجسّسوا) (الحجرات: ١١) وقد تجسست وقال ﴿وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا﴾ (بقرة: ١٨٩) وقد تسوّرت علي ودخلت عليَّ بغير إذن وقال الله ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا﴾ (النور: ٢٧) قال عمر: فهل عندك من خيرٍ إن عفوت عنك؟ قال نعم: فعفا عنه وخرج وتركه.)) ❶

''سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ مدینہ والوں کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے رات کو گشت کرتے تھے ایک رات ایک شخص کو گھر میں گاتے ہوئے سنا تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ دیوار پھلانگ کر اس کے گھر داخل ہو گئے اور اسے کہا: تو کیا سمجھتا ہے کہ تو اللہ کی نافرمانی کر رہا ہے اور اللہ اس پر پردہ ڈال دے تو اس نے جواب میں کہا: امیر المؤمنین آپ مجھ پر جلد بازی نہ کریں اگر میں نے اللہ تعالیٰ کی ایک نافرمانی کی ہے تو آپ نے تین نافرمانیاں کی ہیں، پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور عیب جوئی نہ کرو تو آپ نے عیب جوئی کی ہے، دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تم گھروں کو دروازوں سے آؤ اور آپ دیوار پھلانگ کر آئے ہیں اور تیسری یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اجازت اور سلام کے بغیر داخل مت ہو۔ لیکن آپ میری اجازت کے بغیر آئے تو سیّدنا

❶ كنز العمال: ٨٨٢٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں معاف کر دوں تو تم سے بھلائی کی امید ہے؟ تو اس نے کہا: جی ہاں، چنانچہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے معاف کر دیا اور چلے گئے۔''

اس واقعہ سے آپ اندازہ لگائیں کہ گانا بجانا عمر رضی اللہ عنہ کی نظر میں کتنا قبیح عمل تھا کہ اس پر اتنا غصہ آیا کہ قرآن مجید کے تین حکم ذہن سے نکل گئے۔

۳۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ:

((أرسل عثمان بن عفان رضي الله عنه إلى رجُلٍ فأتاه فقال: إنَّه بلغني أنَّك تقول الشِعْر قال نعم: قال فلا تفعل فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول لأن يمتلي جوف أحدكم تيحًا خيرٌلَّه من أن يمتلي شعراً.)) ❶

''سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو بلایا اور اسے کہا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ تم (قبیح) شعر کہتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کرو کیونکہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی کا پیٹ ریشہ پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ اس کا پیٹ (دماغ) (گندے) اشعار سے بھر جائے۔''

۴۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا:

اُم علقمہ بیان کرتی ہیں:

((إنَّ بنات أخي عائشة خُتِن فقيل لعائشة: ألا تدعولَهن من يلهيهنَّ قالت بلٰى فأرسلت إلى عديّ فأتاهُنَّ فمرت عائشة في البيت فرأته يتغنّى ويحرِّك رأسه طربًا وكان ذا شعر كثيرٍ فقالت: أف شيطانٌ أخرجوه أخرجوه.)) ❷

---

❶ منتخب كنز العمال برحاشيه، مسند أحمد: ۱/۳۰۱.

❷ الأدب المفرد: ۱۲٤۷۔ بيهقي: ۱۰/۲۲۳، ۲۲٤۔ السلسلة الصحيحة: ۲/۳۵۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجیوں کا ختنہ کیا گیا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا یہ ان بچیوں کے لیے ایسے فرد کو دعوت دیں جو انہیں کھیل میں مشغول کر دے تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیوں نہیں عدی نامی آدمی کو بلایا گیا وہ آیا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (گھر میں) اس کے پاس سے گزریں اسے دیکھا تو وہ گانا گا رہا تھا اور جھوم جھوم کر اپنا سر ہلا رہا تھا اور وہ گھنے بالوں والا تھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اف! یہ تو شیطان ہے اس کو نکال دو اس کا نکال دو اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے اسے نکال دیا۔''

۵۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((الغناء ينبت النفاق في القلب .)) ❶

''کہ راگ (موسیقی وغیرہ) دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔''

۶۔ سیّدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((الدف حرام والمعازف حرامٌ والكوبة حرامٌ والمزمار حرامٌ .)) ❷

''دف حرام ہے آلاتِ موسیقی حرام ہیں، طبل حرام ہے بانسری حرام ہے۔''

۷۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک قوم کے پاس سے گزرے دیکھا کہ کچھ لوگوں نے حج کے لیے احرام باندھ رکھا ہے۔

((وفيهم رجلٌ يتغنّى قال: ألا لا سمع الله لكم .)) ❸

www.kitabosunnat.com

❶ بيهقي: ۱۰/ ۲۲۳ (۲۱۰۳۵).

❷ البيهقي: ۱۰/ ۲۲۲. ❸ البيهقي: ۶۸/ ۵/ ۹۴۴۶.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''ان میں ایک شخص بیٹھا گا رہا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تمہاری دعائیں (عبادت) قبول نہ کرے۔''

اور اسی طرح نافع بیان کرتے ہیں:

((أن ابن عمر سمع صوت زَمَّارة راعٍ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ فِيْ أُذُنَيْهِ وَعَدَلَ رَاحِلَتَهُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا نَافِع! أَتَسْمَعُ؟ فَأَقُوْلُ نَعَمْ فَيَمْضِيْ حَتّٰى قُلْتُ: لَا فَوَضَعَ يَدَيْهِ وأعاد رحلته إلى الطَّرِيْقَ وقال: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعَ صَوْتَ زَمَّارَةِ رَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ هَذِهِ.)) ❶

''کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو اپنے کانوں میں انگلیاں رکھ لیں اور اپنی سواری کو اس راستے سے پھیر دیا پھر انہوں نے پوچھا اے نافع! کیا آواز آ رہی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ اسی (حالت) چلتے رہے یہاں تک کہ میں نے کہا کہ آواز نہیں آ رہی تو انہوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں اٹھا لیں اور اپنی سواری کو واپس (اسی) راستے لے آئے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو ایسا ہی کیا تھا۔''

۸۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما:

قرآن مجید میں لہو الحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔ ❷

❶ ابو داؤد: ٤٩١٦۔ مسند أحمد: ٢/٨.

❷ تفسير القرطبي: ١٤/ ٥٢.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

علمائے سلف اور موسیقی

۱۔ امام مالک رحمہ اللہ:

امام مالک رحمہ اللہ سے گانے بجانے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا:

((إنما يفعله عندنا الفساق .)) ❶

''ہمارے نزدیک یہ (گانا بجانا) فاسق اور فاجر لوگوں کا کام ہے۔''

اسی طرح امام طبری رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

((أمَّا مالك بن أنس فإنَّه نهٰى عن الغناء وعن استماعه .)) ❷

''کہ (امام مالک رحمہ اللہ) گانے اور اس کو سننے سے منع کرتے تھے۔''

۲۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ:

امام طبری فرماتے ہیں:

((وأما مذهب أبي حنيفة فإنَّه يكره الغناء ويجعل سماع الغناء من الذنوب .)) ❸

''ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک گانا (بجانا) حرام ہے اور وہ اسے سننا گناہ شمار کرتے ہیں۔''

۳۔ امام شافعی رحمہ اللہ:

امام شافعی رحمہ اللہ موسیقی کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((في الرجل يغني فَيَتَّخِذُ الغناء صناعته يؤتى عليه ويأتي له

❶ قرطبي: ١٤/ ٥٥.

❷ قرطبي: ١٤/ ٥٥.

❸ تفسير القرطبي: ١٤/ ٥٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيَكُونُ مَنسوبًا إليه مَشهورًا به مَعرُوفًا والمرأةُ لا تجوز شهادة واحدٍ منهما.)) ❶

''جو شخص گانا گاتا ہے اور اسے روزی کا ذریعہ بنایا ہے لوگ (موسیقی سننے کے لیے) اس کے پاس آتے ہیں یا اسے (موسیقی سنانے کے لیے) دعوت دی جاتی ہے اور وہ اس گانے بجانے میں معروف و مشہور ہے ایسے مرد اور عورت ان دونوں کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔''

گویا کہ امام صاحب کے نزدیک ایسے لوگ فاجر و فاسق ہیں اس لیے ان کی گواہی قبول نہیں۔

اسی طرح موسیقی سننے والوں کے بارے میں بھی فرماتے ہیں:

((وَهٰكذا الرَّجُلُ يَغشى بيُوتَ الغناءِ ويَغْشَاه المُغَنُّونَ إنْ كانَ لِذالِكَ مُدمِنًا وكان لذالك مُستَعْلِنًا عليه مَشهودًا عَليه فهى بمنزلةِ سفهة تُرَدُّبِهَا شَهَادَتُهُ.)) ❷

''اور ایسا وہ شخص بھی جو موسیقی کی مجلسوں میں شامل ہوتا ہے جہاں ساز گانا بجانا ہو اور موسیقاروں میں سے ہے اور (یہ سب کچھ) علانیہ طور پر کرتا ہے لوگوں کو بھی اس کا پتا ہے، پس یہ حماقت ہے اس کی (بھی) گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔''

امام طبری رحمہ اللہ امام صاحب رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

((وأما مذهبُ الشافعي فقال الغِنَاءُ مكروه يشبه الباطل ومن الستكثر منه فهو سفيه.)) ❸

''(موسیقی کے متعلق) امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ گانا (اسلام میں) ناپسندیدہ عمل ہے اور یہ باطل کے مشابہ ہے اور جو شخص ایسا کرتا ہے وہ بے وقوف ہے۔''

❶ الأم: ٦/ ٢٠٩.
❷ الأم: ٦/ ٢٠٩.
❸ تفسير القرطبي: ١٤/ ٥٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((كسبُ المُخَنَّثِ خبيثٌ يكسِبُهُ بالغناء.)) ❶

''مخنث (ہجڑے) کی کمائی خبیث ہے کیونکہ وہ (گانا) گا کر کماتا ہے۔''

معلوم ہوا کہ امام صاحب کے نزدیک بھی گانا بجانا موسیقی حرام ہے، اور امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وأما مذهب الإمامِ أحمدُ: فقال عبدُاللّٰهِ ابنُه: سألتُ أبي عن الغِناء؟ فقال: الغِناءُ يُنبِتُ النِّفَاقَ في القلب.)) ❷

''امام احمد رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے گانے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: گانا (موسیقی) دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔''

۵۔ قاضی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ:

قاضی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((الغِناء رُقية الزِّنا.)) ❸

''گانا زنا کا منتر ہے۔''

۶۔ ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ:

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((الغِناء مُفسِدَة للقلب مسخطةٌ للرَّب.)) ❹

''گانا دل کو برباد اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے۔''

---

❶ ابليس: ١/ ٢٠٤.

❷ إغاثة اللهفان: ١/ ٢٢٩.

❸ تلبيس: ١/ ٢٢٠.

❹ تلبيس: ١/ ٢٢٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ:

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((بَدْءُ هـا مِن الشيطان وعَاقِبَتُها سَخطُ الرحمٰن عزَّوجَلَّ فإنَّه بَـلـغـنِـي عـن الثـقـاتَ مِن حَمَلَةِ العِلمِ أنَّ حضورَ المعارفِ واستماعِ الأغاني وَاللَّهجِ بِهاينبت النفاق في القلب كما ينبت الماءُ العُشْبَ.)) ❶

''(موسیقی) شیطانی ابتدا ہے اس کا نتیجہ رب رحمٰن کی ناراضگی ہے اور مجھے یہ ثقہ لوگوں سے بات پہنچی ہے کہ گانے بجانے کی محفلوں میں شمولیت کرنا اور ان کا دلدادہ ہونا دل میں نفاق کو پیدا کرتا ہے جس طرح پانی گھاس کو پیدا کرتا ہے۔''

۸۔ امام قاسم بن محمد رحمہ اللہ:

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((الغِناء باطلٌ والبَاطل في النَّارِ.)) ❷

''گانا باطل ہے اور باطل (جہنم کی) آگ میں ہے۔''

۹۔ امام مجاہد رحمہ اللہ:

﴿لهو الحديث﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

((الا استِمَاعُ إلى الغِناء وإلى مثلِه من الباطلِ.)) ❸

سورۃ لقمان کی آیت:۶، میں ﴿لهو الحديث﴾ سے مراد گانے یا اس طرح کی (موسیقی و میوزک پر مبنی) باطل چیزیں سننا ہے۔

۱۰۔ امام شعبی رحمہ اللہ:

فرماتے ہیں:

((لُعن المُغنِي والمُغنَّى لَهُ.)) ❹

---

❶ تلبيس: ۱/ ۲۱۰.
❷ التفسير القرطبي: ۱٤/ ٥٢.
❸ قرطبي: ۱٤/ ٥٢.
❹ تلبيس ابليس: ۱/ ۲۰۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''گانے والے پر بھی (اللہ تعالیٰ کی) لعنت ہے اور جس کے لیے گایا گیا اس پر بھی لعنت ہے۔''

۱۱۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ:

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وبالجملة قدعرف بالضطرار من دين الإسلام أن النبي ﷺ لم يشرع لصالحي أمته وعبّادهم وزهّادهم أن يجتمعوا على الستماع الأبيات الملحنة مع ضرب بالكف أو ضرب بالقضيب أو الدُّف.)) ❶

''اور بات یہ ہے کہ یقیناً دین اسلام میں یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے صالحین نیک اور عبادت گزار لوگوں کو قطعاً اس بات کی اجازت نہیں دی کہ وہ تالیوں کی آواز اور طبلے کی تھاپ پر گانا سنیں۔''

اور فرماتے ہیں:

((كان السلف يسمون من يفعل ذالك من الرجال مخنثا.))

''سلف صالحین گانا بجانے والے کو مخنث (ہجڑا) کہا کرتے تھے۔''

اور مزید موسیقی کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''موسیقی روح پر ایسے ہی اثر انداز ہوتی ہے جیسے شراب جسم پر اثر انداز ہوتی ہے بلکہ موسیقی کا نشہ انگور کی شراب کے نشے سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔''

۱۲۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ:

امام صاحب موسیقی کے نقصانات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((ومعلوم عند العامة والخاصة أنّ فتنة سماع الغناء والمعازف أعظم من فتنة النوح بكثيرٍ والذي شاهد ناه نحن

❶ مجموع الفتاوى: ۱۱/۵۶۵.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وغيرنا وعرفناه بالتجارب أنه ماظهرت المعازف وآلات اللهو في قومٍ وفشت فيهم واشتغلوابها إلّا سلط الله عليهم العدو وبلوا بالقحط والجدب وولاة السوء.)) ❶

''عوام وخواص دونوں ہی جانتے ہیں کہ غناء ومعازف کا فتنہ نوح کے فتنے سے زیادہ خطرناک ہے، چنانچہ جس امر کا ہم نے اور دوسروں نے مشاہدہ کیا ہے اور جسے ہم تجربات کی بنا پر جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ جس قوم میں بھی معازف و آلات (موسیقی گانا بجانا) کا رواج پھیلا اور جس قوم نے بھی ان چیزوں میں مشغولیت اختیار کی اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر ان کے دشمنوں کو مسلط کر دیا اور اسے جوع (بھوک) وقحط میں مبتلا کر دیا اور بدترین لوگوں کو ان کا حاکم بنا دیا۔''

(کیا ہمارے موجودہ حالات اسی طرح نہیں ہیں؟ ذرا غور کریں)

۱۳۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ:

حافظ صاحب اس بات کی صراحت کرتے ہیں کہ

((لم يثبت من ذالك شيءٌ إلا في النصب المشار اليه أولاً.)) ❷

''ان میں سے کوئی چیز ثابت نہیں ہے سوائے نصب کے جس کی طرف ابتدا میں ہم نے اشارہ کیا ہے۔''

''نصب'' یہ بھی بدویوں کا گیت تھا جو حدی خوانی کے مشابہ ہوتا ہے (حدی خوانی کی وضاحت موسیقی کو جائز کہنے والوں کے دلائل میں آئے گی) جس میں وہ شعر کو پڑھتے اور آخر میں آواز کو لمبا کرتے تھے۔

۱۴۔ امام ابو القاسم الدولقی رحمہ اللہ:

آپ فرماتے ہیں:

((لم يُنقل عن أحد من الصحابة ﷺ أنه سمع الغناء أي

❶ مدارج السالكين: ۱/ ۵۰۰. ❷ فتح الباري: ۱۰/ ۵۴۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المتنازع فيه ولا جمع له جموعاً دعا الناس إليه ولا حضر له في ملاءٍ ولا خلوة ولا أثني له بل ذمه وقبحه وذم الاجتماع إليه.)) ❶

''کسی صحابی سے ثابت نہیں کہ اس نے (یہ) متنازع فیہ راگ (موسیقی کو) سنا ہو نہ کسی صحابی نے اس کے لیے کوئی مجلس قائم کی نہ اس کے لیے لوگوں کو بلایا ہو نہ جماعت میں نہ تنہائی میں موسیقی کی مجلس میں حاضر ہوا ہو اور نہ ہی اس کی تعریف کی ہے بلکہ اس کی مذمت اور قباحت ہی کو بیان کیا اور اس کے لیے اکٹھا ہونے کی مذمت بھی کی۔''

۱۵۔ امام بغوی رحمہ اللہ:

شرح السنہ میں لکھتے ہیں:

((إتفقوا على تحريم المزا مير والملاهي والمعازف.)) ❷

''اور (فقہائے امت) اس بات پر متفق ہیں کہ ساز باجے (موسیقی) حرام ہے۔''

۱۶۔ قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ شاگرد رشید امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ:

فرماتے ہیں:

((في دار يسمع منها صوت المعازف والملاهي أُدخل عليهم بغير إذنهم.)) ❸

''جس گھر سے ساز باجے کی آواز آئے (اسے روکنے کے لیے) اہل خانہ کی اجازت کے بغیر ان کے گھر داخل ہو جاؤ۔''

---

❶ كف الرعاع: ۲۷۹.

❷ شرح السنه: ۱۲/ ۳۸۳.

❸ إغاثة اللهفان: ۱/ ۲۲۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلی رحمہ اللہ:

حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں:

((فالملاهي نوعان: محرَّمٌ وهي الآلات المطربة كالمزامير ومباح وهو الدَّفُّ والغِناءُ في الوليمة.)) (۱۹۲/۲)

''ساز کی دو قسمیں ہیں: ایک تو آلات طرب وعیش ہیں مثلاً مزامیر یہ حرام ہیں دوسرے وہ جو جائز ہیں اور وہ دف ہے یا پھر ولیمہ کی دعوت (وغیرہ) میں (آباء واجداد کی یاد میں بہادری وغیرہ کے) گیت پڑھنا۔''

۱۸۔ امام جعفر صادق رحمہ اللہ:

فرماتے ہیں:

((اَلمُغَنِّيَةُ مَلْعُونَةٌ وملعون مَن أَكل كَسبَها.)) ❶

''(موسیقارہ) پر (اللہ تعالیٰ کی) لعنت ہے اور اس پر بھی جو اس کی کمائی کو کھائے۔''

شیعہ مذہب کی ایک کتاب میں ہے:

((وَرُوِيَ أَنَّ أجر المغني والمغنية سُحْتٌ.)) ❷

''اور یہ مروی ہے کہ گانے والا اور گانے والی دونوں کی کمائی حرام ہے۔''

۱۹۔ علامہ البانی رحمہ اللہ:

فرماتے ہیں:

''سلف سے ایسی (موسیقی کے متعلق) کوئی بات ثابت نہیں ہے اور جو ایسی روایات ہیں ان کی نہ کوئی کوہان ہے اور نہ نکیل۔'' ❸

یعنی وہ بے سروپا روایات ہیں۔

---

❶ الفروع من الكافي: ۱۲۰/۵.

❷ من لا يحضره الفقيه: ۱۷۲/۳.

❸ تحريم آلات الطرب: ۹۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔ امام قرطبی رحمہ اللہ:

فرماتے ہیں:

((إن الغناء المطرب لم يكن من عادة النبي ﷺ ولا فعل بحضرته ولا اتخذ المغنين ولا اعتنى بهم فليس ذالك من سيرته ولا سيرة خلفائه من بعده ولا من سيرة أصحابه ولا عترته ولا يصح بوجه منبته إليه ولا أنه من شريعته.)) ❶

''کہ غناء نبی ﷺ کی نہ عادت تھی، نہ ہی آپ کی موجودگی میں ایسا عمل کیا گیا نہ گانے والے بلائے گئے اور نہ ہی اس کی کوئی اہتمام کیا گیا، اسی لیے غناء (موسیقی) آپ کی سیرت نہیں نہ آپ کے بعد آپ کے خلفاء کی اور نہ ہی دیگر صحابہ کرام کا یہ طریقہ تھا اور نہ ہی آپ کی اولاد کا، اسی لیے آپ ﷺ کی طرف غناء (موسیقی) کی نسبت کرنا صحیح ہے نہ ہی یہ (موسیقی) آپ ﷺ کی شریعت ہے۔''

قرآنِ پاک، احادیثِ مبارکہ صحابہ کرام اور سلف صالحین کے اقوال کی روشنی میں ثابت ہوا کہ موسیقی ساز باجا حرام ہیں، شریعت سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی دین اسلام اس کی اجازت دیتا ہے بلکہ آلات موسیقی سے منع کرتے ہوئے خوب ان کی اور اس پر عمل کرنے والوں کی مذمت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

❶ كف الرعاع: ۲۸۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بغیر میوزک کے ''غنا'' گانا جائز ہے

تہذیب کی حدود میں رہتے ہوئے سادہ اور خوبصورت آواز سے اشعار گیت نغمے وغیرہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ اشعار وغیرہ عشق و معاشقہ فحاشی بے حیائی پر مبنی نہ ہو اور وہ بھی میوزک و موسیقی کے بغیر ہوں تو اس صورت میں جو نغمے گیت اشعار جنگ و جدال قتال و جہاد یا پھر حمد و نعت سے تعلق رکھتے ہوں اور حسن اخلاق کے پہلوں سے ہوں تو وہ عید کے دن بھی جائز ہیں اور باقی دنوں میں بھی۔ کیونکہ احادیث میں ایسے ''غناء'' گانے کا تذکرہ موجود ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً .)) ❶

''بعض شعروں میں دانائی ہوتی ہے۔''

اسی طرح آپ ﷺ سے شعروں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا:

((هُوَ كَلَامٌ أَحْسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ .)) ❷

''یہ ایسا کلام ہے کہ جس کے اچھے اشعار اچھے ہیں اور برے اشعار برے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کا ایسے اشعار سننا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نابالغ بچیوں کا گیت وغیرہ گانا اس کے متعلق بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر میوزک ساز اور بے ہودگی سے پاک نغمے اور گیت گانے جائز ہیں۔

تو ایسے اشعار ''غناء'' سے اخلاقیات کے منافی بے حیائی، بے شرمی پر مبنی گانوں موسیقی و میوزک کا استدلال کرنا جہالت کی بدترین مثال ہے۔

---

❶ بخاري: ٦١٤٥.

❷ السلسلة الصحيحة: ٤٤٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: ..... یاد رہے کہ یہ گیت واشعار مرد مردوں کے سامنے عورتیں عورتوں کے سامنے یا چھوٹے نابالغ بچے اور بچیاں عورتوں مردوں کے سامنے پڑھ سکتے ہیں۔ بالغ لڑکیاں مردوں کے سامنے، ٹی وی وغیرہ پر نعت بھی نہیں پڑھ سکتی اور نہ ہی مرد عورتوں کے سامنے۔ کیونکہ یہ پردہ کے پابند ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قائلین موسیقی کے دلائل اور ان کے جوابات

ا۔ پہلی دلیل:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں:

((دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا.)) ❶

''رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو بچیاں جنگ بعاث کے گیت گا رہی تھیں آپ ﷺ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ دوسری جانب کر لیا۔ اتنے میں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے انہوں نے (یہ صورتحال دیکھ کر) مجھے ڈانٹا اور کہنے لگے: کیا نبی ﷺ کے سامنے یہ شیطانی ساز؟ تو رسول اللہ ﷺ نے متوجہ ہو کر فرمایا: انہیں (اسی طرح) کرنے دو پس جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوسرے کام کی طرف متوجہ ہوئے تو میں نے ان دونوں کی طرف اشارہ کر دیا تو وہ بھاگ گئیں۔''

جواب: ..... یہ ہے دلیل و نص ان (جہالت کے مارے) لوگوں کی جو موسیقی کو جائز بلکہ روح کی غذا سمجھتے ہیں مغرب کا بھوت جن کے سروں پر سوار ہے مغرب کی تعلیم و تہذیب کو اسلام میں داخل کرنا چاہتے ہیں جو مغرب کے اشارے پر عام مسلمانوں کو گمراہ و برباد کرنے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور مزید اپنے باطل مذہب و موقف کی تائید میں اس کی وضاحت

---

❶ البخاري: ۹۰۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں کہ بخاری کی اس حدیث میں "جاریتان" کے لفظ آئے ہیں اور "جارية" بچی اور لونڈی (غلام عورت) دونوں پر بولا جاتا ہے لیکن یہاں گانے والی لونڈیاں ہی مراد ہیں۔ کیونکہ اس روایت کی دوسری سند میں "جَارِیتان" کی بجائے قَیْنَتَانِ کے لفظ آئے ہیں اور قینة پیشہ ور گانے والی کو کہتے ہیں۔ ❶

اس شبہ کا ازالہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس مندرجہ ذیل وضاحت سے ہو جاتا ہے آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

((وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ..... وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ.)) ❷

"میرے پاس انصار کی بچیوں میں سے دو بچیاں تھیں اور وہ گا رہی تھیں..... اور وہ (پیشہ ور) گانے والی نہیں تھیں۔"

اسی طرح صحیح مسلم میں ہے:

((وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ..... وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ.)) ❸

اور اسی طرح یہ الفاظ ابن ماجہ میں بھی ہیں کہ

((وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ..... وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ.)) ❹

مذکورہ وضاحت سے معلوم ہوا کہ وہ گانے والی انصار کی دو کمسن بچیاں تھیں نہ کہ پیشہ ور گانے والی لونڈیاں۔

جیسا کہ امام ابن قیم رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں:

((إذهما جويريتان دون البلوغ غير مكلفتين.)) ❺

---

❶ بخاری: ۳۹۳۱.
❷ صحیح بخاري: ۹۵۲.
❸ صحیح مسلم: ۸۹۲.
❹ ابن ماجه: ۱۸۹۸.
❺ كشف الغطاء: ۱۹۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کہ وہ غیر مکلّف کمسن بچیاں تھیں جو بلوغت تک نہیں پہنچی تھیں۔''

اور یہی بات امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے بھی کی ہے فرماتے ہیں:

((والظاهر من هاتين الجاريتين صغر السن .)) ❶

''اور یہ ظاہر ہے کہ وہ دونوں چھوٹی بچیاں تھیں۔''

اور امام نووی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث پر یوں باب باندھا ہے:

((فصل في جواز لعب الجواري الصغار وغنائهن وضربهن بالدف يوم العيدين .)) ❷

''یہ فصل ہے عیدین کے دن چھوٹی بچیوں کے کھیلنے اور ان کے گانے اور دف بجانے کے جواز میں۔''

اور امام ابن قیم رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں مزید فرماتے ہیں کہ

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے اس عمل کو برقرار رکھا کیونکہ وہ دونوں غیر مکلّف بچیاں تھیں جو جنگِ بعاث میں اپنے مقتول آبا و اجداد کی بہادری وغیرہ کے گیت گا رہی تھیں اور یہ عید کا دن تھا اور شیطان کے ایک گروہ نے اس حدیث سے ایک خوبصورت اور اجنبی عورت کے گانے (جو زنا، شراب اور ان کھیل تماشوں کی طرف بلاتے ہیں۔ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے اس) کے جواز میں پیش کی ہے۔ ان کا یہ استدلال منکر ہے۔''

اور علامہ ابن منظور رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں:

((أي تنشدان الأشعار التي قيلت يوم بعاث وهو حرب كانت بين الأنصار ولم ترد الغناء المعروف بين أهل اللهو واللعب .)) ❸

---

❶ تلبيس ابليس: ٢٠٠.

❷ شرح النووي: ١/ ٢٩١.

❸ لسان العرب: ١٩/ ٣٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یعنی وہ دونوں بچیاں جنگ بعاث کے اشعار پڑھ رہی تھیں جو جنگ انصار (کے قبیلہ اوس اور خزرج) کے درمیان ہوئی تھی اور اس سے مراد وہ غناء مراد نہیں جو کھیل تماشے والوں کے ہاں معروف ہے۔''

اور علامہ کرمانی رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں:

((أي ليس الغناء عادة لهما ولا هما معروفتان به .))

''کہ گانا بجانا ان (بچیوں) کی عادت نہ تھی اور نہ وہ اس کے ساتھ معروف تھیں۔''

اور علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((يعني لم تتخذا الغناء صناعةً وعادةً .)) ❶

''ان دونوں نے گانے کو پیشہ اور عادت کے طور پر اختیار نہیں کیا تھا۔''

پس مذکورہ بالا اقوال وتشریحات سے معلوم ہوا کہ وہ انصار کی کمسن بچیاں تھیں جو اپنے آباء واجداد کی شان میں گیت وغیرہ گا رہی تھیں۔ اس کے باوجود اگر بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ بچیاں نہیں بلکہ لونڈیاں تھیں تو اس سے زیادہ سے زیادہ اس بات کا ہی جواز نکل سکتا ہے کہ عید وغیرہ کے موقع پر لونڈیاں تہذیب کی حدود میں رہتے ہوئے اس نوعیت کے گیت اور نغمے وغیرہ گا سکتی ہیں۔

اور ایسے لوگوں کو خدا کا خوف کرنا چاہیے جو اس طرح کی احادیث کو موسیقی و میوزک، ڈانس و رقص اور بالغ غیر محرم مردوں اور عورتوں کے مخلوط عشق و معاشقہ پر مبنی اشعار کے پڑھنے کے جواز میں پیش کرتے ہیں۔

کیا قینة کا معنی ''پیشہ ور مغنیہ'' ہے؟:

موسیقی کے قائلین ''قینة'' سے پیشہ ور مغنیہ مراد لیتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اکثر اہل لغت نے قینة سے مراد عام لونڈی ہی کیا ہے نہ کہ پیشہ ور گانے والی۔

❶ عمدة القاري: ٦/ ٢٠٧.

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوعمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((كل عبدٍ عند العرب قين والأمة قينةٌ، وبعض الناس يظنُّ القينة المغنّية خاصة، وليس هو كذالك.)) ❶

''ابوعمرو کہتے ہیں: عرب والے ہر غلام کو "قین" اور ہر لونڈی کو "قینة" کہتے ہیں اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ القینة پیشہ ور مغنیہ کے ساتھ خاص ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔''

اسی طرح ابن منظور فرماتے ہیں:

((القينة الأمة غنت أولم تغن.)) ❷

''القینة لونڈی کو کہتے ہیں وہ گانے والی ہو یا نہ گانے والی۔''

یہی بات علامہ زمخشری نے بھی (الفائق: ۲/۱۹۰) میں کہی ہے۔

مذکورہ بحث کے تحت قینة کا معنی پیشہ ور مغنیہ کرنا غلط ہے۔

۲۔ دوسری دلیل:

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ.)) ❸

''انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ کی گلی سے گزرے تو کچھ باندیاں دف بجا کر گیت گا رہی تھیں کہ ہم بنی نجار کی باندیاں ہیں خوش نصیبی کہ محمد ﷺ ہمارے ہمسائے بنے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میں تم لوگوں سے محبت کرتا ہوں۔''

---

❶ الصحاح: ۲/۱۰٤.

❷ لسان العرب: ۱۷/ ۲۳۱.

❸ ابن ماجه: ۱۸۹۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: ..... کہتے ہیں کہ یہاں جوار سے مراد لونڈیاں ہیں بچیاں درست نہیں کیونکہ (المعجم الصغیر، رقم: ۷۸) میں نحن جوار من بني النجار کی بجائے نحن قينات من بني النجار کہ الفاظ ہیں۔ جس کا معنی ہے کہ ہم بنونجار کی (گانے والی) لونڈیاں ہیں۔ معجم الصغیر والی روایت کو بطور حجت پیش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند کے ایک راوی مصعب بن سعید کے بارے میں ابن عدی فرماتے ہیں:

((يحدث عن الثقات بالمناكير .))

''کہ وہ ثقات سے منکر روایات بیان کرتا ہے۔''

ابن جوزی بھی فرماتے ہیں کہ یہ راوی ضعیف ہے، اسی طرح حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((ما هذه إلا مناكير وبلايا .)) ❶

''یہ روایت بھی اس کی مناکیر و بلایا میں سے ہے۔''

اور اس کے بارے میں حافظ صالح جزرہ فرماتے ہیں:

''یہ نابینا شخص ہے اسے یہ بھی پتا نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔''

بلکہ اسی راوی سے مروی دوسری روایت میں قينات من بني النجار کی بجائے نحن جوار من بني النجار کے الفاظ ہیں۔ ❷

ابن ماجہ کی جس روایت میں بچیوں کے گیت گانے کا ذکر ہے وہ درست ہے لہٰذا اس روایت میں ''جوار'' سے مراد گانے والی لونڈیاں نہیں کیونکہ دیگر احادیث سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ وہ گیت گانے والی بچیاں تھیں۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ:

''جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لے آئے تو مرد اور عورتیں چھتوں پر چڑھ گئے، بچے اور غلام رستوں میں نکل کر یا محمد! یا رسول! کے نعرے لگانے لگے۔'' ❸

---

❶ ميزان الاعتدال: ۱۱۹/٤.

❷ دلائل النبوة: ۵۰۸/۲.

❸ مسلم: ۲۰۰۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں:

''کہ لوگ گھروں اور گلیوں میں تھے جبکہ بچے اور غلام کہہ رہے تھے محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں۔'' ❶

پس مذکورہ دلائل سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ وہ گیت گانے والی بچیاں تھیں نہ کہ لونڈیاں گانے والی۔

اگر یہاں لونڈیاں ہی مراد لی جائیں تو اسی روایت کے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّيْ لَأُحِبُّكُنَّ.))

''میں تم سے محبت کرتا ہوں۔''

کیا (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ نے ان غیر محرم مغنیہ پیشہ وروں کو کہا تھا؟ کیا آپ لوگ اس بات کو تسلیم کرنے کی جرأت کرتے ہیں؟ اگر ہم یہاں ''جوار'' سے مراد چھوٹی بچیاں مراد لیں تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ ﷺ نے یہ محبت کا اظہار چھوٹی بچیوں سے کیا تھا۔

مذکورہ بالا وضاحت سے معلوم ہوا کہ وہ گیت گانے والی چھوٹی بچیاں تھیں۔ اگر بالفرض یہاں جوار سے لونڈیاں ہی مراد لی جائیں تو اس کے جواز کی حد لونڈیوں تک ہی محدود ہو سکتی ہے۔ نہ کہ پیشہ ور مغنیات فنکار اور گلوکار عورتوں کے گانے جائز ہو جاتے ہیں اور گانے بھی ایسے جو فحاشی و عریانی پر مبنی ہوں۔ (أعاذنا الله منه)

۳۔ تیسری دلیل:

((عن ابن عائشة لمَّا قدم رسول الله ﷺ المدينة جعل النساء والصبيان يقلن:

---

❶ فتح الباري: ۷/۲۶۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلع البدر علينا
من ثنيات الوداع
وجب الشكر علينا
ما دعا لله داع
أيها المبعوث فينا
جِئْتَ بالأمر المطاع ❶

''ابن عائشہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو عورتوں اور بچوں نے یہ گیت گائے: آج ہم پر وداع کے ان پہاڑوں سے چاند طلوع ہوا ہے، ہم پر شکر کرنا واجب ہے، جب تک اللہ تعالیٰ کو پکارنے والے اسے پکاریں۔ اے بھیجے گئے نبی! آپ ایسا دین لائے ہیں جو اطاعت کے لائق ہے۔''

جواب:.....اس روایت کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وقد روينا بسند منقطع في الحلبيات قول النسوة لما قَدِمَ النبي ﷺ: طلع البدر علينا من ثنيات الوداع، فقيل كان ذالك عند قدومه في الهجرة وقيل عند قدومه من غزوة تبوك.)) ❷

''اور (السبکی الکبیر کی) الحلبیات (کتاب) میں منقطع سند سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو عورتوں نے یہ گیت گائے طلع البدر علينا من ثنيات الوداع .....کہا جاتا ہے کہ یہ ہجرت کے وقت مدینہ تشریف لانے کا واقعہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ غزوۂ تبوک سے واپسی کے وقت کا واقعہ ہے۔''

معلوم ہوا کہ اس روایت کی سند میں انقطاع ہے اور اس بات کی وضاحت علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی کی ہے، فرماتے ہیں:

---

❶ كتاب الثقات لابن حبان: ١/١٣١ـ السيرة الحلبية: ٢/٢٣٥.

❷ فتح الباري: ٨/١٢٩ـ تحت الحديث: ٤٤٢٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((وهـذا إسـنـادٌ ضـعيف رجاله ثقات لكنه معضل سقط من اسناده رواة أواكثر فإنَّ ابن عائشه هذا من شيوخ أحدو قدأرسله وبذالك أعلَّه الحافظ العراقي في تخريج الأحياء.)) ❶

''یہ روایت ضعیف ہے اس کے راوی تو ثقہ ہیں لیکن یہ معضل ہے کیونکہ اس کی سند کے درمیان سے دو یا اس سے زیادہ راوی ساقط ہوئے ہیں اور ابن عائشہ یہ احمد کے شیوخ میں سے تھے اور اس روایت کو مرسل بیان کیا ہے اسی لیے حافظ عراقی نے اس کو ''تخریج الإحیاء'' میں ضعیف کہا ہے۔''

اس کی سند میں ابن عائشہ کا والد محمد حفص بن عمر بن موسیٰ مجہول الحال ہے۔ ❷

اسی طرح ابن عائشہ ۲۲۸ ہجری میں فوت ہوئے ہیں۔ ❸

نبی کریم ﷺ کی وفات کے کافی عرصہ بعد ابن عائشہ پیدا ہوئے ہیں تو اس اعتبار سے یہ روایت منقطع ہونے کی وجہ سے نا قابل قبول ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ بھی اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

((وهـو وهـمٌ ظـاهر لأنَّ ثنيات الوداع و إنَّـمـا هي من ناحية الشـام، لا يراها القادم من مكة إلى المدينة ولا يمرها إلَّا إذا توجَّهَ الى الشام.)) ❹

''اور یہ روایت ظاہر طور پر وہم ہے کیونکہ ثنیات الوداع (مدینہ سے) شام کی طرف ہیں، مکہ سے مدینہ آنے والا اسے نہیں دیکھ سکتا، ان کے پاس سے صرف وہی گزرتا ہے جو شام جاتا ہے۔''

لہٰذا یہ روایت ثابت نہیں ہے اور مردود ہے۔

---

❶ السلسلة الضعيفة: ٦٣/٢.

❷ تعجيل المنفعه: ٣٦٣.

❸ تاريخ بغداد: ٣١٨/١٠۔ تقريب التهذيب: ٤٣٣٤.

❹ زادالمعاد: ٥٥١/٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ چوتھی دلیل:

((عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ يُغَنِّي قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ.)) ❶

''سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انصار میں سے ایک عزیزہ کا نکاح کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے ساتھ کوئی گانے والا بھی بھیجا ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انصار ایسے لوگ ہیں جو گانے کو پسند کرتے ہیں یہ بہتر تھا کہ تم اس کے ساتھ ایک گانے والا بھیجتے جو یہ گیت گاتا۔ ہم تمہارے پاس آئے ہیں، ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ ہم پس ہم بھی سلامت رہیں تم بھی سلامت رہو۔''

ابن حبان کی روایت میں ہے:

((هَلْ غَنَّيْتُمْ عَلَيْهَا أَوْلَا تُغَنُّونَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُحِبُّونَ الْغِنَاءَ.)) ❷

''کیا تم لوگوں نے اسے گانا (وغیرہ) سنایا ہے یا نہیں پھر فرمایا: یہ انصار کا قبیلہ گانے کو پسند کرتا ہے۔''

جواب: .....شادی بیاہ وغیرہ کی محفلوں میں عورتوں کی مجالس میں چھوٹی بچیوں کا گیت وغیرہ گانا جائز ہے وہ بھی چند شرائط کے ساتھ کہ ایسے گیتوں میں حسن و جمال کی داستانیں نہ ہوں، فسق و فجور کا اظہار نہ ہو، فحاشی اور عشق بازی کا تذکرہ نہ ہو۔ تو ایسی صورت میں تہذیب

❶ ابن ماجه: ۱۹۰۰. ❷ ابن حبان: ۵۸۷۵.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی حدود میں گیت وغیرہ جائز اور درست ہیں تو اس طرح کی روایت سے مرد وزن کی موسیقی کی محفلیں اور شادی بیان کے موقع پر موجودہ گانے بجانے کو ثابت اور جائز کرنا گمراہ لوگوں کا تو کام ہوسکتا ہے دین کے سچے لوگوں کا نہیں۔

بلکہ طبرانی اوسط کے الفاظ اس معنوی تحریف کی مزید تردید کرتے ہیں۔

((فَهَلْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا بجارية تضرب بالدُّف وتُغني.)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے ساتھ کسی بچی کو نہیں بھیجا جو دف بجاتی اور گانا گاتی (یعنی گیت وغیرہ)۔''

تو معلوم ہوا شادی وغیرہ کے موقع پر ایسے گیت وغیرہ گانا بچیوں کا کام ہے نہ کہ مرد اور عورتوں کا اور وہ بھی مخلوط؟

دُف کی وضاحت:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((يقال أيضا الكربال وهو الذي لا جلاجل فيه.)) ❷

''(دف) کو (کربال) یعنی چھلنی بھی کیا جاتا ہے (جس سے آٹا چھانا جاتا ہے۔''

جس میں گھنگروں وغیرہ نہ ہوں۔ (نہ کہ موجودہ دور میں نعت کی محفلوں میں بجائے جانے والے ڈھول اور طبلے وغیرہ)۔

۵۔ پانچویں دلیل:

((عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ.)) ❸

''ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں کہ جب میری رخصتی کا وقت آیا تو نبی اکرم ﷺ

---

❶ مجمع الزوائد: ٣٨٩/٤.

❷ فتح الباري: ٤٤٢/٢.

❸ البخاري: ٣٧٧٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے جس طرح تم میرے سامنے بیٹھے ہو۔ تو اس وقت کچھ باندیاں (لونڈیاں) دف بجا کر بدر میں قتل ہونے والے اپنے آباء کے بارے میں (گانے وغیرہ) گا رہی تھیں۔ (اور آپ ﷺ نے ان کو منع نہیں کیا)۔"

جواب:.....اس روایت میں بھی معنوی تحریف اس طرح کی گئی ہے کہ جویریات سے مراد لونڈیاں لیا گیا ہے۔ ویسے تو جاریۃ چھوٹی بچی اور لونڈی دونوں پر بولا جاتا ہے اور "جویریۃ" جاریۃ کی تصغیر ہے جس کا معنی ہے چھوٹی بچی یا چھوٹی لونڈی، اس روایت میں جویریات کا لفظ آیا ہے جو کہ جویریۃ کی جمع ہے اگر یہاں جویریات سے لونڈیاں ہی مراد لیں تو پھر بھی اس کا صحیح معنی چھوٹی لونڈیاں ہی ہوگا نہ کہ جوان اور پیشہ ور گانے والی لونڈیاں، اور یہاں جویریات کا صحیح معنی چھوٹی بچیاں ہی ہیں۔

جیسا کہ صحیح بخاری کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((فجعلت جویریات لنا یضربن بالدُّف .))

"کہ ہماری بچیاں دف بجا کر گیت گا رہی تھیں۔"

سیاق وسباق سے تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ انصار کی بچیاں تھیں۔ جو اپنے آباء رشتہ دار وغیرہ جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے ان کی بہادری شجاعت شہادت اور ان کی جدائی میں گیت اشعار وغیرہ گا رہی تھیں، کیونکہ اگر یہاں لونڈیاں ہی مراد ہیں تو پھر قابل غور بات یہ ہے کہ ویندبن من قتل من آبائھن یو بدرٍ کہ وہ غزوۂ بدر میں قتل ہونے والے اپنے آباء کے بارے میں ہی مدح ثنائی کر رہی تھیں۔ کیا ان کے آباء جنگ بدر میں قتل ہوئے تھے یا انصار کی بچیوں کے؟ اگر وہ لونڈیاں ہی تھیں جو اپنے آباء کے بارے میں گا رہی تھیں تو نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کے ایسے گیتوں کو کیسے برداشت کر لیا جن میں مسلمانوں کے دشمن ابوجہل عتبہ، شیبہ وغیرہ جو بدر کے میدان میں مسلمانوں سے جنگ کرنے آئے تھے ان کے فضائل ومحاسن کو بیان کیا گیا؟ مسلمانوں نے یہ دیکھ کر کیسے برداشت کر لیا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مزید بات یہ ہے کہ غزوۂ بدر میں کفار کی عورتوں کو لونڈیاں بنایا گیا تھا؟

یہ قابل غور بحث اسی بات کی تائید کرتی ہے کہ وہ گانے والی چھوٹی بچیاں تھیں جیسا کہ شارحین حدیث نے بھی بچیاں ہی مراد لیا ہے۔ ❶

۶۔ چھٹی دلیل:

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((دخلت علينا جاريةٌ لحسان بن ثابت يوم فطر ناشرة شعرها معها دف تغنّي فزجرتها أم سلمة فقال النبي ﷺ دعيها يا أم سلمة فان لكل قومٍ عيداً وهذا يوم عيدنا.)) ❷

''سیّدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی لونڈی عیدالفطر کے موقع پر ہمارے پاس آئی اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور وہ دف بجا کر گا رہی تھی تو میں نے اسے ڈانٹا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ اسے چھوڑ دو ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج کے دن ہماری عید ہے۔''

جواب: ..... یہ روایت قابل حجت نہیں ہے، کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی وازع ہے جو کہ سخت ضعیف ہے۔ ❸

۷۔ ساتویں دلیل:

سیّدنا عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ سے واپس آئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں ایک سیاہ رنگ کی لونڈی حاضر ہوئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو سلامتی سے واپس لے آیا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی، آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر نذر مانی ہے تو بجا لو (چنانچہ) اس نے دف بجانا شروع کیا (اتنے میں)

---

❶ تحفة الأحوذي: ٤/٢١٧.

❷ المعجم الكبير: ١٧/١٩.

❸ مجمع الزوائد: ٢/٢٠٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور وہ لونڈی دف بجا رہی تھی پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی آئے تو اس نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر دف چھپا لیا (یہ دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! تم سے تو شیطان بھی ڈرتا ہے۔'' ❶

جواب:.....اس روایت میں زیادہ سے زیادہ دف بجانے کا ہی استدلال کیا جا سکتا ہے اور اسلام نے شادی بیاہ وغیرہ کے موقع پر دف اور ایسے گیتوں کی گنجائش رکھی ہے جن میں کسی فتنے کا ڈر و خطرہ نہ ہو بشرطیکہ یا گانے بے حیائی، فحاشی اور شنیع کلام پر مبنی نہ ہوں اور اس کی اجازت بھی کمسن چھوٹی بچیوں تک محدود ہے نہ کہ آزاد مرد اور عورتوں کے لیے، اور اسی روایت کی بنا پر علامہ خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((ضرب الدف ليس مما يعد من باب الطاعات التي يتعلق بها النذور وأحسن حال أن يكون من باب المباح غير أنه لما اتصل بإظفار الفرح بسلامة مقدم رسول الله ﷺ حين قدم المدينة من بعض غزواته وكانت فيه مسائة الكفار وإرغام المنافقين صار فعله كبعض القرب التي هي من نوافل الطاعات ولهذا أبيح ضرب الدف.)) ❷

''(دف بجانا) یہ ایسا کام نہیں ہے کہ اسے اطاعت میں داخل کیا جائے جن سے نذر ماننے کا تعلق ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ مباح ہی ہے لیکن جب اس کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی با سلامت غزوہ سے واپسی کی خوشی میں ہوا تو اس (صورت) میں کفار اور منافقین کے لیے بڑی دکھ والی بات تھی تو یہ نذر نفلی اطاعت کی طرف قربت کا سبب بن گئی اس لیے دف بجانے کی اجازت مل گئی۔''

تو ثابت ہوا کہ یہ دف بجانا خاص صورت کی بنا پر تھا، اور اس روایت سے آوارہ مزاج، بدکار، پیشہ ور اور بے حیاء عورتوں کے لیے شرعی دلائل فراہم کرنا جہالت کی ''بے مثال'' صورت ہے۔

---

❶ بيهقي: ١٠/ ٧٧.

❷ معالم السنن: ٤/ ٦٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ آٹھویں دلیل:

((عن السائب بن يزيد أَنَّ إِمْرَأَةً جَاءَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَتَعْرِفِيْنَ هٰذِهِ؟ قَالَتْ لَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَقَالَ هٰذِهِ قَيْنَةُ بَنِي فُلَانٍ، تُحِبِّيْنَ أَنْ تَغَنِّيْكِ قَالَتْ: نَعَمْ فَأَعْطَاهَا طَبَقًا فَغَنَّتْهَا.)) ❶

''سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ فلاں (قبیلے) کی گانے والی ہے کیا تم کچھ سننا پسند کرو گی؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی ہاں! آپ ﷺ نے اس گانے والی کو تھال (دف) دیا اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گیت سنایا۔''

جواب: .....اگر اسی روایت کو مسند احمد: ۳/ ٤٤٩، مجمع الزوائد میں دیکھا جائے تو قائلین موسیقی کا اس روایت سے استدلال کرنا ختم ہو جاتا ہے کیونکہ اسی روایت کے آخر میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قد نفخ الشيطان في منخريها.))

''کہ شیطان نے اس کے نتھنوں میں پھونک ماری ہے۔''

تو کتنے افسوس کی بات ہے کہ حدیث میں مطلب کی بات پر تو عمل کر لیا مگر جو بات اچھی نہ لگی اسے چھپا لیا انہی لوگوں کے بارے میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ﴾ (البقرة: ۸۵)

''کیا تم بعض کتاب پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو۔''

اور آپ ﷺ کے اس فرمان "قد نفخ الشيطان في منخريها" سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ نے اس لونڈی کے گانے پر نفرت اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

❶ مسند أحمد: ٤٤٩/٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو جس کام کو رسول اللہ ﷺ ناپسند کریں بلکہ اس کی نسبت شیطان کی طرف کریں تو ایسا کام کیا شریعت میں جائز و درست ہوسکتا ہے؟

۹۔نویں دلیل:

''کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں سفر میں حدی خوانی ہوا کرتی تھی۔'' ❶

جواب: ..... یہ یقینی بات ہے کہ حدی خوانی اور اس کی تحسین وتوصیف ثابت ہے مگر قابل غور بات یہ ہے کہ حدی خوانی کیا چیز ہے؟ اور اس کی موجودہ موسیقی گانے بجانے سے کس حد تک موافقت ہے۔ دراصل حدی خوانی اہل بادیہ (دیہاتی لوگوں) کا گانا ہے اور ان کے گانوں کی یہ صورت ان کے جذبات غم کی ترجمانی کرنے والے مہذب اور فطری نغموں سے تعلق رکھتی ہے اور اس کی معروف گانے اور موسیقی وغیرہ سے کوئی مناسبت نہیں ہے، جیسا کہ علامہ جوہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((سوق الإبل والغناء لها.)) ❷

''(حدی خوانی) اونٹوں کو چلانے اور ان کے لیے گانے کا نام ہے جس سے اونٹ سست ہو جاتے ہیں اور خوب بھاگتے ہیں۔''

اسی طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((أفرط قوم فاستدلوا به على جواز الغناء مطلقاً بالألحان التي تشتمل عليها الموسيقي وفيه نظرٌ.)) ❸

''بعض لوگوں نے اس افراط سے کام لیا ہے کہ اس (حدی خوانی) سے مطلق غنا اور موسیقی کے جواز پر استدلال کیا ہے اور یہ استدلال محل نظر ہے۔''

اسی طرح امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''حدی خوانی سے موسیقی پر استدلال کرنا ایسا قیاس ہے جیسے کوئی سودا کو بیع وشراء پر نکاح متعہ کو نکاح حقیقی پر اور نکاح کو حلالہ پر قیاس کرے۔''

---

❶ بخاري: ٦١٤٩. ❷ الصحاح: ٢/٢٣٩. ❸ فتح الباري: ١٠/٥٤٣.

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گانے بجانے کے خلاف ہمارا کیا ردعمل ہونا چاہیے؟

۱۔ اپنے گھر خاندان اور بستی میں جن پر اختیار ہو انہیں ہاتھ یا طاقت سے روکا جائے یہ اعلیٰ ترین ایمان کی نشانی ہے۔ مومن والدین پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے معصوم بچوں کے دلوں میں فلموں اور گانے بجانے کی نفرت پیدا کریں تاکہ جوان ہونے کے بعد بھی ان میں اس لعنت سے بچنے کی قوت ہو۔ اسی طرح شوہر اپنی بیوی کو بھائی اور بہنیں چھوٹے بہن بھائی کو اور اسی طرح افسر وغیرہ اپنے ماتحتوں کو طاقت کے ذریعے اس لعنت سے روکنا چاہیے۔ یعنی جہاں آپ کی بات درجہ رکھے وہاں طاقت کا استعمال ہونا چاہیے۔

۲۔ جن لوگوں پر اختیار نہیں انہیں زبان سے روکا جائے یہ درمیانی درجے کے ایمان کی نشانی ہے۔ اختیار نہ ہونے کا مطلب ہے کہ جہاں آپ کی بات درخواست کا درجہ رکھتی ہے۔ مثلاً: گھر سے باہر آفس دوکان یا پبلک ٹرانسپورٹ میں لوگوں کو اپنی زبان سے روکا جائے۔

۳۔ انتہائی ناگریز صورت میں دل میں برا سمجھا جائے یہ ادنیٰ ترین ایمان کی نشانی ہے یہ صورت وہ ہوگی جہاں نہ حکم چلے نہ درخواست۔

۴۔ اگر کوئی انسان برائی کو دل میں برا بھی نہ سمجھے تو وہ اس گناہ میں برابر کا شریک ہوگا۔ یہ ایمان کے خاتمے اور منافق انسان کی نشانی ہے۔

برائی سے نہ روکنے والوں کا انجام:

جس قوم کے افراد گناہ کرنے والوں کو منع کرنا چھوڑ دیں تو وہ قوم اللہ تعالیٰ کی لعنت اور عذاب کی مستحق بن جاتی ہے، ارشاد ربانی ہے:

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ﴾ (المائدۃ: ۷۸۔ ۷۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بنی اسرائیل کے کفار پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی یہ اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے گزر گئے تھے جو برے کام وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو ان سے منع نہ کرتے تھے۔''

اور فرمایا: ﴿وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۝﴾ (الانفال: ۲۵)

''اور تم اس وبال سے بچو جو کہ تم میں سے خاص گناہ گاروں پر ہی نہیں پڑے گا اور جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

یہ بیماری آج کل عام ہے کہ باپ نماز کے وقت مسجد چلا جاتا ہے اور گھر میں بیوی بچے گانوں اور فلموں میں مصروف ہوتے ہیں۔ شوہر پکا نمازی پرہیز گار اور بیوی دفتروں بازاروں میں بے پردہ گھوم کر چوک چوراہوں کی زینت بنتی ہے اس سے پہلے کہ اللہ کا عذاب یا موت آ جائے۔ گانے بجانے اور فلموں سے خود بھی توبہ کریں اور اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں کو بھی اس سے منع کریں۔

اللہ تعالیٰ اگر رحمٰن ہیں تو اس کے غصے اور عذاب کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے بے خوف ہو جائیں اللہ انہیں عبرت کا نشان بنا دیتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّ هُمْ نَآئِمُوْنَ۝﴾

''کیا بستیوں والے بے خوف ہیں کہ ہمارا عذاب ان پر رات کے وقت آ جائے جب وہ سو رہے ہوں۔'' (الاعراف: ۹۷)

اور فرمایا: ﴿اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ يَلْعَبُوْنَ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ﴾ (الاعراف: ۹۸۔ ۹۹)

''یا کیا بستیوں والے بے خوف ہیں کہ ہمارا عذاب ان پر دن چڑھے آ جائے جب وہ اپنے کھیلوں میں مشغول ہوں۔ کیا وہ اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہو گئے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنا خوف اور ڈر پیدا فرمائے اپنے عذاب سے ہمیں محفوظ رکھے اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

المکتبۃ الرحمانیۃ
وما علي إلا البلاغ المبين
ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر .....

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) جام پور۔ ضلع راجن پور

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) جام پور، حضرت مالانا محمد یٰسین راہی صاحب کی سرپرستی میں قرآن وحدیث کی تعلیم میں کوشاں ہے۔

جامعہ ھٰذا میں زیر تعلیم اقامتی ومقامی طلبا کے جملہ اخراجات مثلاً:
طعام ▪ قیام ▪ موسم کے مطابق بستر ▪ لباس ▪ علاج وغیرہ
جامعہ کی طرف سے برداشت کیے جاتے ہیں۔

جامعہ ھٰذا میں سالانہ عظیم الشان تبلیغی کانفرنس منعقد کی جاتی ہے علاقہ کے ہزاروں لوگ کانفرنس میں شریک ہوتے ہیں، ملک کے معروف وجید علمائے کرام تشریف لاکر شرکاء کانفرنس کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرماتے ہیں۔

جامعہ ھٰذا کا کوئی مستقل ذریعہ آمدنی نہیں بلکہ آپ جیسے مخیر حضرات کے رضا کارانہ تعاون سے تمام اخراجات پورے ہوتے ہیں۔

مخیر حضرات

زکوٰۃ • عشر • عطیات • وصدقات سے

جامعہ کی مالی سرپرستی فرمائیں اور صدقہ جاریہ میں شامل ہوں۔

محمد اسمٰعیل ساجد

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) جام پور۔ ضلع راجن پور
0333-8556472

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

اشاعت دین کا عظیم مرکز

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ایک منفرد و عظیم ادارہ ہے جس کی طرف سے مختلف مسائل پر قرآن و حدیث کی روشنی میں دینی و اصلاحی لٹریچر چھپوا کر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ ادارہ کا طبع شدہ لٹریچر پڑھ کر بے شمار لوگ اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کر کے صحیح العقیدہ باعمل مسلمان بن کر زندگی گزار رہے ہیں۔ ادارہ ہذا کے اشتہارات ملک کی اکثر و بیشتر مساجد میں آویزاں ہیں جو تبلیغ دین کا موثر ترین ذریعہ ہے۔

مقاصد

ادارہ ھٰذا کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ خالص توحید و سنت کی دعوت کو عام کیا جائے اثباتِ توحید، اتباعِ سنت، فکرِ آخرت، اعمالِ صالحہ وغیرہ مسائل پر وافر تعداد میں لٹریچر چھپوا کر لوگوں تک پہنچایا جائے۔ موجودہ حالات میں قرآن و حدیث پر مبنی لٹریچر عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ادارہ تبلیغ اسلام جام پور فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر یہ خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

اہل خیر کی ذمہ داری

تمام اہل خیر کی ذمہ داری ہے کہ دعوت و تبلیغ کی اس مشن میں زکوٰۃ صدقات، عشر، عطیات کی مد سے ادارہ کی مالی سرپرستی فرمائیں۔ تاکہ یکسوئی کے ساتھ فروغ اسلام کے اس پروگرام کو جاری رکھا جا سکے۔ یہ عظیم صدقہ جاریہ ہے۔

محمد لیسین راہی

مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان

0333-8556473

مکتبہ اسلامیہ

ہادیہ جلیسہ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369

میسنٹ سٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 - 2641204

/maktabaislamia1 maktabaislamiapk.com maktabaislamiapk@gmail.com